COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

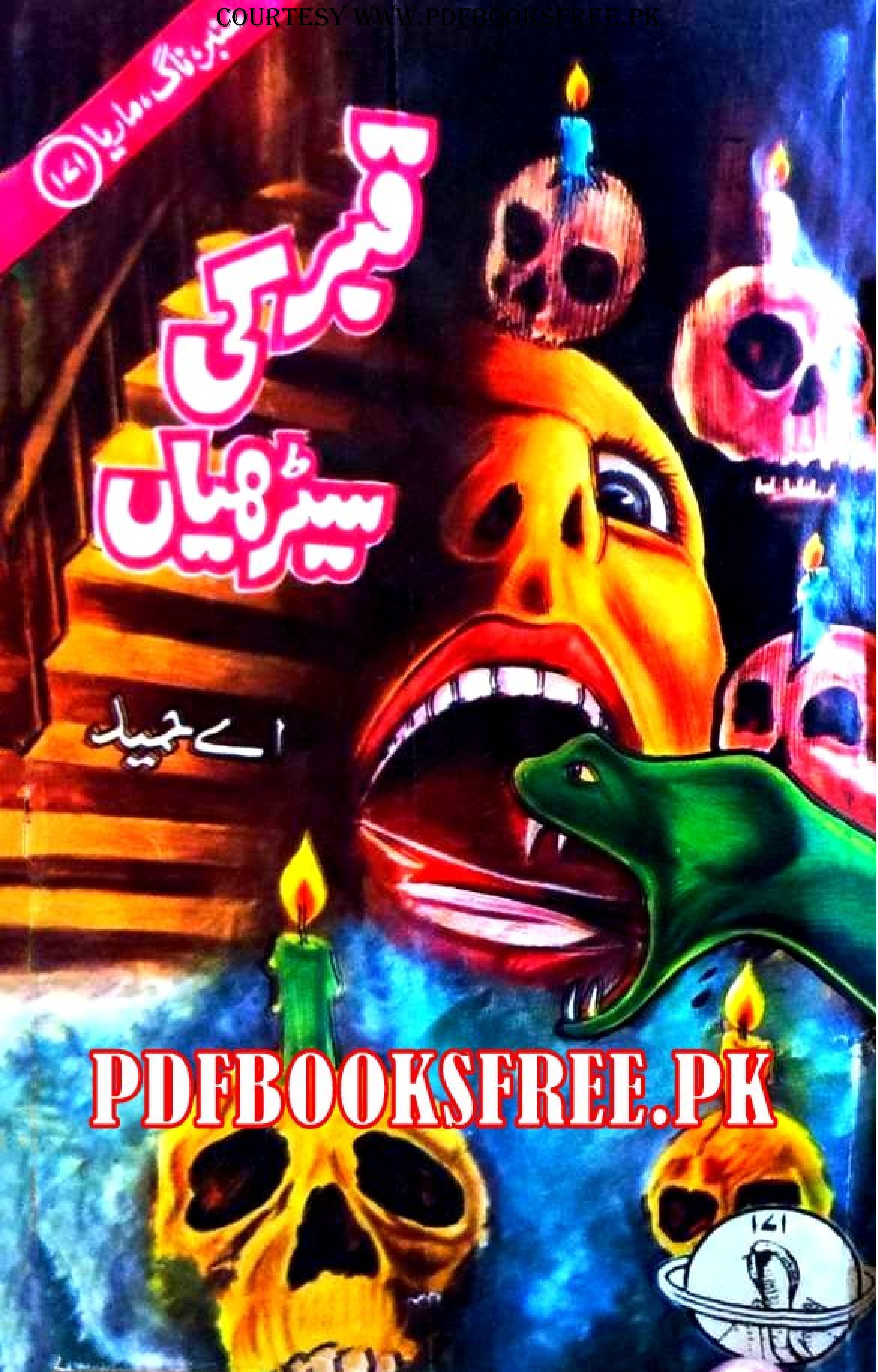

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

عنبر، ناگ، ماریا اور کیٹی خلا میں

قبر کی سیڑھیاں

اے حمید

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب:

- کھوپڑی کے چراغ
- زہریلی دُھند
- قبر کی سیڑھیاں
- سانس پینے والا
- طلسمی نقش نیلا سانپ

کھوپڑی کے چراغ

لاش ناگ اندھیرے میں سڑک پر کھڑا تھا

عنبر ماریا جولی سانگ کیٹی تھیوسانگ اور افراسیاب نے ناگ کو دیکھا تو خوشی سے اُچھل پڑے۔ سب نے لاش ناگ سے ہاتھ ملائے اور خوشی کا اظہار کیا۔ عنبر ماریا جولی سانگ اور تھیوسانگ کی خوشی کی تو کوئی انتہا نہ تھی۔ عنبر نے پوچھا۔

"تم سرائے سے اچانک کہاں گم ہو گئے تھے؟"

لاش ناگ کو ماضی کے تمام واقعات معلوم تھے۔ کہنے لگا:

"وہ یونانی حکیم بڑا مکار تھا۔ وہ مجھے طلسم کے ذریعے اغوا کر کے لے گیا تھا۔ بڑی مشکل سے ایک ناگن کی مدد سے آزاد ہو کر یہاں آیا ہوں۔ تم لوگوں کی خوشبو آئی تو سڑک پر رُک گیا۔"

ماریا نے کہا۔ "مگر ناگ بھیا تمہاری خوشبو ہمیں بالکل نہیں آئی۔"

جولی سانگ اور کیٹی نے کہا کہ ناگ بھیا تمہاری خوشبو تو اب بھی ہمیں نہیں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

آرہی ہے۔ تھیوسانگ اور عنبر نے بھی اسی پر حیرت کا اظہار کیا اور پوچھا کہ ناگ کے جسم کی خوشبو کہاں غائب ہوگئی ہے۔ لاش ناگ جانتا تھا کہ وہ بھورے کا پورا ناگ بن سکتا ہے۔ مگر اس کے جسم سے ناگ کی خوشبو نہیں آسکتی لاش ناگ نے مسکرا کر کہا۔

"فکر نہ کرو ابھی تک مجھ پر طلسم کا اثر ہے۔ دو ایک دن میں طلسم ختم ہوگیا تو خوشبو پھر آنے لگے گی۔"

افراسیاب بولا۔ "خدا کا شکر ہے کہ ناگ بھیا تم واپس آگئے اب خدا کرے کہ میں بھی اپنی دنیا میں واپس چلا جاؤں۔"

لاش ناگ نے کہا۔ "کیوں تم واپس کیوں نہیں جاتے؟

اب کیٹی بولی۔ "تمہیں تو معلوم ہی ہے ناگ بھیا کہ مجھے وہ منتر بھول گیا ہے جس کے ذریعے افراسیاب اپنی دنیا میں واپس جا سکتا ہے۔

لاش ناگ نے کیٹی کی طرف گھور کر دیکھا اور مسکرایا۔

"کیٹی بہن یاد کرو۔ ابھی منتر یاد آجائے گا۔

اب جو کیٹی نے ذہن پر زور دیا تو اسے منتر یاد آگیا۔ وہ خوش ہو کر بولی

"کمال ہوگیا ناگ بھیا! مجھے منتر یاد آگیا۔"

افراسیاب نے چلا کر کہا۔

"خدا کے لئے مجھے میرے پرانے زمانے میں واپس بھیج دو۔ کیٹی میرے بچے میری یاد میں بلک بلک کر رو رہے ہوں گے۔"

عنبر ماریا اور جولی سانگ نے بھی کیٹی سے کہا کہ وہ افراسیاب کو واپس اس کے پرانے بغداد میں بھیج دے۔ تھیوسانگ کہنے لگا۔

"اب تمہیں منتر یاد آگیا ہے تو افرا کو اس کے بچوں کے پاس بھیج دو۔"

کیٹی نے کہا۔ "ٹھیک ہے افرا بھائی واپس جانے کے لئے تیار ہو جاؤ۔"

افراسیاب بولا۔ "میں تو کئی دنوں سے تیار ہوں

افراسیاب بالکل سیدھا ہو کر کھڑا ہوگیا۔ کیٹی نے سات بار منتر پڑھا اور افراسیاب پر پھونک ماری۔ افراسیاب غائب ہو چکا تھا لاش ناگ اصل میں خود بھی چاہتا تھا کہ افراسیاب واپس چلا جائے کیونکہ اس کی زنبیل لاش ناگ کو نقصان پہنچا سکتی تھی عنبر ماریا کیٹی تھیوسانگ اور جولی سانگ افراسیاب کے جانے سے ایک لمحے کے لئے اداس ضرور ہو گئے تھے۔ لاش ناگ بولا

"ہمیں خوش ہونا چاہئے کہ افرا بھائی اپنے بیوی بچوں کے پاس پہنچ گیا ہے۔

عنبر بولا۔

اصل میں وہ کافی دیر سے ہمارے ساتھ تھا ہمیں اس سے بھائیوں کی طرح پیار ہوگیا تھا۔

تھیوسانگ سر کھجاتے ہوئے بولا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"اس میں کوئی شک نہیں کہ سردی اور بارش کا ہم پر کوئی اثر نہیں ہوتا مگر ہمارے کپڑے تو بھیگ رہے ہیں آخر سڑک پر اندھیری رات کی بارش میں کب تک کھڑے رہیں گے؟"

ماریا بولی۔ "ٹھیک ہے ہمیں شہر کی طرف چلنا چاہیئے۔ خدا کا شکر ہے کہ ایک بار پھر ہم سب دوست آپس میں مل گئے ہیں۔"

عنبر نے کہا۔

"واقعی یہ بڑی مبارک بات ہے کیونکہ ہم کبھی کبھی ہی سب اکٹھے ہوتے ہیں چلو شہر میں چل کر کسی سرائے میں قیام کرتے ہیں۔"

لاش ناگ افراسیاب کے گھوڑے پر سوار ہو گیا تھا یہ سب دوست (جس میں لاش ناگ ان کا دوست نہیں تھا) شہر کے دروازے پر آگئے شہر کا دروازہ کھلا تھا اور وہاں کوئی دربان نہیں تھا۔ لاش ناگ کو معلوم تھا کہ دربان کو تھوڑی دیر پہلے اس نے پتلا بنا کر ہلاک کر دیا ہے وہ خاموش رہا۔ عنبر گھوڑے پر سوار آگے آگے تھا۔ کہنے لگا۔

"حیرانی کی بات ہے کہ دربان کا نیزہ یہاں فرش پر گرا ہوا ہے مگر دربان غائب ہے۔"

ماریا بولی۔ ہو سکتا ہے کہیں ادھر ادھر چلا گیا ہو۔

کیٹی نے کہا۔ "وہ ایسا پہلے کبھی کسی شہر میں نہیں ہوا رات کے وقت تو شہر کے دروازوں پر سخت پہرہ ہوتا ہے۔

جولی سانگ نے جھک کر فرش پر موم کا ایک پگھلا ہوا پتلا دیکھا اس نے پتلے

کو اٹھا لیا۔ یہ پتلا اس طرح پگھلا گیا تھا کہ پہچانا نہیں جاتا تھا۔ جولی سانگ نے پتلا عنبر کو دکھاتے ہوئے کہا۔

"عنبر! یہ موم کا پتلا کس نے کچل ڈالا ہے۔"

لاش ناگ خاموش تھا۔ تھیو سانگ نے کہا۔

"جولی سانگ! اس پتلے کو وہیں پھینک دو۔ کہیں خوامخواہ کسی طلسم کا اثر نہ ہو جائے۔ بڑی مشکل سے ہم دوبارہ اکٹھے ہوئے ہیں

ماریا نے لاش ناگ کی طرف دیکھ کر کہا۔

"ناگ بھیا! تم بڑے خاموش ہو۔ کیا بات ہے؟

لاش ناگ چونک گیا بولا۔

"میرا خیال ہے کہ مجھ پر ابھی تک طلسم کا اثر ہے۔ بات کرتے کرتے بھول رہا جاتا ہوں۔

کیٹی، اور عنبر فکر مند سے ہو گئے۔ عنبر نے کہا۔

"گھبرانے کی کوئی بات نہیں ناگ بھیا! سرائے میں چل کر تم دو تین دن آرام کرنا۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔"

عنبر ماریا کیٹی جولی سانگ تھیو سانگ۔ اور لاش ناگ گھوڑوں کو آگے بڑھا کر گنبد حصار شہر کے سنسان اندھیرے میں ڈوبے، بارش میں بھیگتے بازاروں سے گذرنے لگے۔ انہیں کچھ معلوم نہیں تھا کہ یہاں کی سرائے کہاں ہے۔ لاش ناگ کو معلوم تھا۔ مگر وہ نہیں بتانا چاہتا تھا وہ خاموشی سے کیٹی کے گھوڑے کے ساتھ اپنے گھوڑے کو لئے چل رہا تھا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

مکانوں کے چراغ بجھے ہوئے تھے۔ سب مکانوں پر اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ یونہی بازاروں میں سے گذرتے گذرتے وہ ایک کھلی جگہ پر آ گئے یہاں انہیں دُور ایک جگہ پر لالٹین کی روشنی نظر آئی۔ اَب لاش ناگ بولا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ کوئی سرائے ہے"

ماریا بولی! میں جا کر دیکھتی ہوں۔

ماریا تیزی سے فضا میں بلند ہو کر اڑی اور سیدھی لالٹین والی روشنی کے پاس آ گئی۔ اس نے واپس آ کر بتایا کہ یہ ایک سرائے ہے اور سرائے کا چوکیدار ڈیوڑھی میں کمبل اوڑھے سو رہا ہے۔ یہ سب لوگ سرائے کے دروازے پر جا کر رک گئے۔ گھوڑوں سے اتر آئے

عنبر نے ڈیوڑھی میں جا کر چوکیدار کو جگایا اور پوچھا

"کیوں بھائی یہاں ہمیں رہنے کی جگہ مل جائے گی؟"

چوکیدار نے کمبل سے منہ نکال کر عنبر لاش ناگ ماریا جولی سانگ تھیوسانگ اور کیٹی کو دیکھا تو اٹھ کر بیٹھ گیا۔ کہنے لگا

"ایک کوٹھڑی کا کرایہ دو مہریں ہو گا۔ کتنی کوٹھڑیاں چاہیں تمہیں؟

تھیوسانگ کہنے لگا۔

"بھائی ہمیں دو کوٹھڑیاں چاہیں۔ ہماری دو بہنیں جولی سانگ اور کیٹی ایک کوٹھڑی میں اور ہم تین بھائی ایک کوٹھڑی میں رہ لیں گے

لاش ناگ نے کہا۔ "تم فکر نہ کرو۔ ہم تمہیں زیادہ کرایہ ادا کر دیں گے۔

اور لاش ناگ نے جیب سے چاندی کی مہروں سے بھری ہوئی تھیلی نکال کر چوکیدار کو دی اور کہا۔

"اس میں پچاس مہریں ہیں، تمہارے لئے"

چوکیدار بڑا خوش ہوا۔ تھوڑی دیر بعد یہ سب لوگ اپنی اپنی کوٹھڑیوں میں آرام کر رہے تھے۔ جولی سانگ اور کیٹی ایک کوٹھڑی میں تھیں۔ اور عنبر لاش ناگ اور تھیوسانگ دوسری کوٹھڑی میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے تھیوسانگ نے پوچھا۔

"ناگ بھیا! یہ مہریں تمہیں کہاں سے ملیں؟"

لاش ناگ مسکرا کر کہنے لگا۔

"ایک سانپ نے مجھے لا کر دی تھیں۔ وہ کسی زمین دوز خزانے سے لایا تھا

عنبر بولا۔

"میرا خیال ہے ناگ تم آرام کرو۔ تمہیں طلسم کا اثر ضائع کرنے کے لئے آرام کی ضرورت ہے"

لاش ناگ نے کہا۔ "شاید تم ٹھیک کہتے ہو عنبر بھائی"

اور لاش ناگ وہیں قالین پر ایک طرف پڑ گیا۔ اس نے آنکھیں بند کر لیں تھیوسانگ اور عنبر آہستہ آہستہ باتیں کرنے لگے۔ انہیں نہ تو تھکان تھی نہ نیند آ رہی تھی۔ ماریا ساتھ والی کوٹھڑی میں جولی سانگ اور کیٹی کے پاس بیٹھی باتیں کر رہی تھی۔ عنبر نے آہستہ سے کہا

"تھیوسانگ! ہم برآمدے میں چل کر باتیں کرتے ہیں ناگ کہیں ہماری باتوں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سے پریشان نہ ہو۔"

دونوں اٹھ کر باہر برآمدے میں آگئے۔ ان کے باہر جانے کے بعد لاش ناگ نے آنکھیں کھول دیں اور ڈیلے گھما کر چاروں طرف تکنے لگا۔ اُسے اصلی ناگ کا خیال آرہا تھا۔ جو اسی شہر کے مقبرے والے قبرستان کی ایک قبر میں اس حالت میں پڑا تھا کہ اس کی کھوپڑی میں کیل ٹھکی ہوئی تھی۔ اور لاش ناگ کو خوب معلوم تھا کہ وہ اب قیامت تک اس قبر میں سے باہر نہیں نکل سکتا تھا۔ یہ لاش کون تھی؟ اس نے ناگ کی شکل کیوں اختیار کی تھی اور اس نے اصلی ناگ کے سر میں اپنے سر کی کیل ٹھونک کر اپنی قبر میں کیوں بند کر دیا تھا؟ یہ کیا راز تھا؟ یہ راز آپ کو کہانی کے ساتھ ہی ساتھ معلوم ہو جائیگا اس وقت ہم لاش ناگ کو دیکھتے ہیں کہ یہ کیا کرنا چاہتا ہے۔ وہ کوٹھڑی میں اکیلا قالین کے فرش پہ لیٹا چھت کو تک رہا تھا اچانک اس نے ایک گہرا سانس بھرا اور آنکھیں بند کر لیں۔

آنکھیں بند کرتے ہی لاش ناگ اپنے جسم سے نکل گیا۔ وہ نظر نہیں آرہا تھا۔ وہ اپنے بے جان جسم کے اوپر منڈلانے لگا۔ پھر وہ چھت میں سے اوپر کی طرف نکل کر فضا میں پرواز کرنے لگا۔ وہ تاریکی میں ڈوبے ہوئے بارش میں بھیگتے گندھارا شہر کے اوپر اڑتا ہوا مقبرے والے قبرستان میں آگیا۔ یہاں موت ایسا سناٹا تھا۔ لاش ناگ مقبرے کی شکستہ قبر میں اتر گیا۔ یہ قبر مقبرے کے اندر ہی بنی ہوئی تھی جس کے پاس آکر یونانی حکیم پہلی بار بیٹھا تھا اس قبر میں

اترنے کے بعد لاش ناگ پھر سے نظر آنے لگا تھا۔ قبر کے نیچے ایک غار بنا ہوا تھا جس میں جگہ جگہ انسانی کھوپڑیوں کے چراغ جل رہے تھے لاش ناگ غار سے گذر گیا۔ آگے ایک زینہ زمین کے نیچے جاتا تھا زینہ ختم ہوا تو سامنے ایک سنسان دالان آگیا۔ یہاں دیوار کے ساتھ تابوت سیدھے کھڑے تھے۔ لاش ناگ دالان کے درمیان میں کھڑا ہو گیا اس نے حلق سے ایک عجیب سی ڈراؤنی آواز نکالی۔ آواز کے ساتھ ہی سامنے والی دیوار کے ساتھ لگے بڑے تابوت کا دروازہ کھل گیا اور اس کے اندر سے ایک گول منڈے ہوئے سر اور مردہ بے جان آنکھوں والی لاش باہر نکل آئی۔ اس لاش کی گردن میں نیلے سانپ لٹک رہے تھے۔ جو بار بار لاش کو ڈس رہے تھے۔ لاش کے ہاتھ میں بھی ایک نیلا سانپ تھا۔ جس کی زبان باہر نکلی ہوئی تھی سانپوں والی لاش دالان کے درمیان آکر رک گئی۔ لاش ناگ نے اس کے آگے سر جھکا دیا اور کہا۔

"عظیم گنڈاپ! تمہارے حکم سے میں نے وہ کام کر دیا ہے جو تم نے میرے سپرد کیا تھا۔ میں تمہیں یہی خوش خبری سنانے آیا ہوں

گنڈاپ لاش نے اپنا سانپ والا ہاتھ اوپر اٹھایا اور اپنی گردن کے پاس لے آیا۔ نیلے سانپ نے گنڈاپ کی گردن پر ڈس دیا۔

گنڈاپ بولا۔ "تم نے اپنا کام خوش اسلوبی سے ادا کیا مجھے خوشی ہوئی ہے۔ اب جاؤ اور ہمارے منصوبے کا جو باقی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کام رہ گیا ہے اسے بھی پورا کرو۔ یاد رکھو اگر تم ناکام واپس آئے تو میرے نیلے سانپ تمہارے جسم کا سارا گوشت کھا جائیں گے

لاش ناگ نے سر جھکا کر کہا۔

"عظیم گنڈاپ! میں کامیاب واپس آؤں گا۔ تم بے فکر رہو۔"

نیلے سانپوں والے گنڈاپ نے بازو بلند کیا اور بولا۔

"اب تم جا سکتے ہو۔ میں تمہاری کامیابی کا انتظار کروں گا"

لاش ناگ نے سر جھکایا اور واپس چلنے کے لئے مڑا۔ گنڈاپ لاش اُلٹے قدم چلتی اپنے بڑے تابوت میں چلی گئی۔ اور تابوت کا دروازہ اپنے آپ بند ہو گیا۔ دوسری طرف عنبر اور تھیوسانگ کوٹھڑی کے برآمدے میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ عنبر نے کہا۔

"اندر چل کر ناگ کی خبر لیتے ہیں کہ اس کا کیا حال ہے؟"

عنبر اور تھیوسانگ کوٹھڑی میں آ گئے۔ انہوں نے دیکھا کہ لاش ناگ بے حس و حرکت پڑا تھا۔ عنبر نے حیرت سے کہا۔

"عجیب بات ہے۔ ناگ کو تو نیند آ گئی ہے۔ پہلے اسے کبھی نیند نہیں آئی تھی۔ اس طرح"

تھیوسانگ نے کہا۔

"یہ جادو کا اثر ہے۔ جو ابھی تھوڑا بہت باقی ہے میرا خیال ہے نیند کرنے سے ناگ بالکل ٹھیک ہو جائے گا۔ اور پھر اس کے جسم سے خوشبو آنا بھی شروع ہو جائے گی۔

عنبر نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"خدا جانے یہ طلسم کا اثر ہے کہ کیا بات ہے کہ ناگ کی آنکھوں میں سے مجھے ایک عجیب مردنی سی نظر آتی ہے۔ ایسا لگتا ہے جیسے یہ کسی مردے کی آنکھیں ہوں۔ تم نے یہ بات محسوس کی ہے تھیوسانگ؟

تھیوسانگ بولا۔ "ہو سکتا ہے تمہارا خیال درست ہو۔ لیکن میں یہی سمجھتا ہوں کہ یہ بھی طلسم ہی کا اثر ہو گا"

"ہو سکتا ہے ایسا ہی ہو" عنبر نے آہستہ سے کہا۔

تھیوسانگ نے لاش ناگ کے سینے پر کان لگا دیا اور گھبرا کر بولا

"عنبر بھائی۔ ناگ کا دل نہیں دھڑک رہا"

عنبر نے گھبرا کر لاش ناگ کے سینے پر ہاتھ رکھ دیا۔ واقعہ ناگ کا دل بند ہو گیا تھا۔ وہ تھیوسانگ کا منہ تکنے لگا۔

"یہ ...... یہ کیسے ہو گیا؟ پہلے تو ایسا کبھی نہیں ہوا"

اتنی دیر میں چھت میں سے لاش ناگ کی روح نیچے اتر آئی۔ لاش ناگ نے عنبر اور تھیوسانگ کو اپنی لاش کے پاس بیٹھے دیکھا۔ تو سمجھ گیا کہ وہ کیوں پریشان ہیں۔ لاش ناگ کی روح نیچے آ کر اپنے جسم میں داخل ہو گئی اور اس نے ایک گہرا سانس لیا۔ مگر آنکھیں نہ کھولیں۔ اور یہ ظاہر کیا کہ وہ سو رہا ہے۔ عنبر نے جلدی سے لاش ناگ کے سینے پر ہاتھ رکھ کر دیکھا اور خوش ہو کر آہستہ سے بولا۔

"ناگ زندہ سلامت ہے۔ خدا کا شکر ہے۔ چلو باہر چلتے ہیں۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ کو آرام کی ضرورت ہے۔"

اور وہ دونوں اٹھ کر ایک بار پھر باہر چلے گئے۔ لاش ناگ خاموشی سے فرش پر بالکل سیدھا لیٹا اپنے خطرناک منصوبے کے بارے میں سوچتا رہا باہر بارش رک گئی تھی۔ رات آہستہ آہستہ گذرتی جا رہی تھی ساتھ والی کوٹھڑی میں جولی سانگ کیٹی اور ماریا بھی آپس میں باتیں کر رہی تھیں۔ ماریا کچھ دیر کے لئے باہر نکلی۔ تو دیکھا کہ عنبر اور تھیو سانگ برآمدے میں بیٹھے ہوئے ہیں ماریا نے قریب آکر پوچھا۔

"ناگ بھیا کہاں ہے۔

عنبر نے کہا۔ "وہ کوٹھڑی میں سو رہا ہے۔ مگر گھبرانے کی ضرورت نہیں یہ طلسم کا اثر ہے کل تک ختم ہو جائے گا۔

ماریا کہنے لگی۔

"ناگ پر لگتا ہے اس بار بہت خطرناک طلسم ہوا تھا۔ عنبر بھیا تم نے محسوس کیا کہ ناگ بھیا کی آنکھوں میں وہ چمک نہیں ہے طلسم کا اثر اترتے ہی ناگ کی آنکھوں میں پہلے والی چمک واپس آ جائے گی۔"

ماریا واپس کیٹی اور جولی سانگ کے پاس کوٹھڑی میں آگئی۔ دوسری طرف لاش ناگ جاگ رہا تھا۔ وہ اپنے منصوبے پر غور کر رہا تھا۔ اس کا منصوبہ کیا تھا؟ یہ آپ کو اس وقت ہی معلوم ہو سکے گا۔ جب لاش ناگ اس پر عمل شروع کرے گا۔ رات گذر گئی دوسرے روز بھی آسمان پر بادل چھائے ہوئے تھے۔ بارش رات کے پچھلے پہر رک گئی تھی۔ سرد ہوا چل رہی تھی

عنبر اور تھیو سانگ نے گندھارا شہر کی پرانی عمارتوں کی سیر کا پروگرام پیش کر دیا سب تیار ہو گئے۔ لاش ناگ نے کہا۔

"بھئی میری طبیعت ابھی پوری طرح ٹھیک نہیں ہوئی۔ میں یہاں آرام کروں گا تم لوگ سیر کر آؤ۔"

چنانچہ لاش ناگ کو سرائے میں چھوڑ کر عنبر ماریا، کیٹی، جولی سانگ اور تھیو سانگ شہر کی طرف چل دیئے۔ سردی زیادہ ہونے اور ٹھنڈی ہوا چلنے کی وجہ سے بازاروں میں لوگ زیادہ نہیں تھے۔ رات کی بارش کی وجہ سے سڑکیں گیلی تھیں۔ یہ سارے دوست شہر کے ایک پرانے باغ میں آ گئے جہاں ایک قدیم عمارت کھڑی تھی جس کے محراب دار دروازے بڑے چھوٹے تھے عنبر نے عمارت پر ایک نگاہ ڈالی اور بولا

"یہ عمارت مجھے کسی بادشاہ یا ملکہ یا اس کے وزیر یا کسی شہزادی کا مقبرہ لگتا ہے۔

ماریا کہنے لگی۔ "اس مقبرے کا انداز بابل کی تہذیب سے تعلق رکھتا ہے

کیٹی نے کہا۔ چلو اس عمارت کے اندر چلتے ہیں

جولی سانگ کہنے لگی "وہ دیکھو عمارت کی سیڑھیوں میں ایک بوڑھا کمبل اوڑھے بیٹھا ہے۔ اس سے پوچھتے ہیں کہ یہ کون سی عمارت ہے۔

عنبر کیٹی جولی سانگ ماریا اور تھیو سانگ عمارت کی سیڑھیوں کے پاس آکر رک گئے۔ عنبر نے بوڑھے سے پوچھا۔

"بابا! یہ کس کی عمارت ہے؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بوڑھے نے منہ پر سے کمبل ہٹاتے ہوئے جواب دیا۔

"بیٹیا! یہاں کسی کو معلوم نہیں کہ یہ عمارت کس کی ہے۔ مدتوں سے یہ اسی طرح پڑی ہے۔ یہاں کبھی کبھی لوگ سیر کرنے آجاتے ہیں اور اس کے اندر گھوم پھر کر چلے جاتے ہیں"

کیٹی نے پوچھا! کیا اس کے اندر کسی کا مزار ہے۔؟

بوڑھے نے کہا! "نہیں بیٹی۔ کوئی مزار نہیں کوئی قبر نہیں اندر جا کر دیکھ لو۔ بس ایک چھوٹا سا مینار بنا ہوا ہے۔ کسی کی آج تک سمجھ میں نہیں آیا کہ یہ مینار کیا ہے۔ اور کیوں بنایا گیا تھا۔؟"

عنبر جولی سانگ ماریا کیٹی اور تھیو سانگ عمارت کے اندر آگئے اندر ہلکا ہلکا اندھیرا تھا۔ مگر یہ سب اس اندھیرے میں اچھی طرح دیکھ سکتے تھے عمارت کا فرش چوکور تھا مگر اوپر چھت گنبد کی شکل میں تھا جس کے درمیان میں گول سوراخ بنا ہوا تھا۔ فرش کے درمیان میں ایک چار پانچ فٹ اونچا مینار سا تھا۔ تھیو سانگ نے قریب ہو کر اسے دیکھا پھر عنبر کی طرف دیکھ کر کہنے لگا۔

"ایسے مینار بابل کے لوگ ان شہزادیوں کی قبروں پر بنایا کرتے تھے جن کو بادشاہ کے حکم سے زندہ جلا دیا گیا ہو۔ کیا خیال ہے تمہارا؟"

عنبر کیٹی ماریا تاریخ سے واقف تھے۔ عنبر نے کہا۔

"تم ٹھیک کہتے ہو تھیو سانگ"

ماریا اور کیٹی نے بھی تھیو سانگ کے خیال کی تائید کی۔ جولی سانگ کہنے لگی۔

"تو کیا ایسی جگہ جلنے والی شہزادی کی ہڈیاں دفن کی جاتی تھیں؟"

"ہاں" عنبر بولا۔ اس قسم کے میناروں والے مقبرے میں نے پہلی بار بابل ہی کے کھنڈروں میں دیکھے تھے۔ بابل والوں کا خیال تھا کہ جس عورت یا مرد کو بادشاہ کے حکم سے زندہ جلا دیا جاتا ہے اس کی روح بھٹکتی رہتی ہے جب اس کی ہڈیوں کو کسی جگہ دفن کر کے اوپر مینار بنا دیا جائے تو پھر جلنے والی شہزادی کی روح مینار میں سے گذر کر اوپر آسمانوں میں چلی جاتی ہے۔ یہ ان کا خیال تھا۔

کچھ دیر یہ دوست وہاں کھڑے مینارے والی قبر کو دیکھتے اور آپس میں باتیں کرتے رہے۔ پھر عمارت سے باہر نکل کر باغ کی سیر کرنے لگے اچانک سیر کرتے کرتے جولی سانگ کی پرانی عمارت کے تنگ محرابی دروازے پر نظر پڑی تو اس نے دیکھا کہ دروازے میں سے ایک سیاہ چمگادڑ نکل کر فضا میں بلند ہوئی اور پھر غائب ہو گئی۔

جولی سانگ نے جب عنبر ماریا کیٹی اور تھیو سانگ کو بتایا کہ اس نے ابھی ابھی اندھیری عمارت میں سے ایک چمگادڑ کو باہر نکل کر غائب ہوتے دیکھا ہے تو کسی نے اس کی بات پر یقین نہ کیا۔

تھیو سانگ کہنے لگا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"تمہارا وہم ہے جولی سانگ بہن! کیونکہ چمگادڑ دن کے وقت نہیں اڑا کرتے۔"

عنبر نے بھی کہا۔

"ہاں ہاں چمگادڑ دن کے وقت اندھیرے کونوں، اندھیرے غاروں اور گھنے درختوں پر الٹے لٹکتے رہتے ہیں۔ وہ رات کے وقت اڑتے ہیں"

جولی سانگ نے اپنی آنکھوں سے صاف ایک سیاہ چمگادڑ کو پرانی عمارت کے کھنڈر سے نکلتے دیکھا تھا۔ کہنے لگی۔

"تم لوگ اعتبار کیوں نہیں کرتے۔ کیا میں نے پہلے کبھی ایسا وہم کیا ہے؟ میں نے اپنی آنکھوں سے چمگادڑ کو دیکھا ہے۔

تھیو سانگ نے ہنس کر کہا۔

"اچھا بھئی دیکھا ہوگا۔ چلو مان لیتے ہیں۔ اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔

جولی سانگ چپ ہو گئی۔ ماریا نے کہا۔

"میرا خیال ہے اب ہمیں کسی دوسری طرف سیر کے لئے چلنا چاہئے۔"

یہ لوگ باغ سے نکل رہے تھے کہ وہی سیاہ چمگادڑ فضا میں غوطہ لگا کر تیز سیٹی کی آواز نکالتی جولی سانگ کی طرف لپکی۔ جولی سانگ جلدی سے نیچے ہو کر بیٹھ گئی۔ سب حیران ہو کر اس کی طرف تکنے لگے کہ اسے کیا ہو گیا ہے۔ تھیو سانگ نے کچھ پریشان ہو کر پوچھا۔

"کیا ہوا جولی سانگ؟"

جولی سانگ کھڑی ہو گئی اس کی آنکھیں ابھی تک فضا میں ٹکٹکی باندھے تک رہی تھیں جہاں اسے سیاہ چمگادڑ چکر لگاتی صاف نظر آ رہی تھی۔ اس نے بے اختیار چمگادڑ کی طرف ہاتھ کا اشارہ کر کے کہا۔

"وہ ــــ وہ دیکھو۔ وہی سیاہ چمگادڑ ہے۔ جو مجھ پر غوطہ لگا کر حملہ کرنے آئی تھی۔

عنبر ماریا تھیو سانگ اور کیٹی نے فضاؤں میں غور سے دیکھا انہیں وہاں کوئی چمگادڑ دکھائی نہ دی۔ عنبر نے کہا۔

"جولی سانگ! کیا بات ہے۔ تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا؟"

جولی سانگ ابھی تک آسمان پر چھائے ہوئے بادلوں کو تک رہی تھی جہاں وہ کالی چمگادڑ اب گم ہو چکی تھی۔ اس نے گہرا سانس بھرا اور بولی۔

"میں سچ کہتی ہوں۔ وہی کالی چمگادڑ ایک بار پھر مجھ پر حملہ کرنے آئی تھی۔ اب..... اب وہ غائب ہو گئی ہے"

عنبر نے تھیو سانگ کی طرف دیکھا۔ کیٹی بھی کچھ فکر مند ہو گئی کہ جولی سانگ اچانک اس قسم کی باتیں کیوں کرنے لگی ہے۔ ماریا نے کہا۔

"تم یہیں ٹھہرو! میں اوپر جا کر بادلوں میں دیکھتی ہوں کہ کالی چمگادڑ کہاں گئی ہے۔

یہ کہہ کر ماریا فضا میں اچھل کر اوپر ہی اوپر پرواز کرنے لگی۔ وہ بادلوں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بیں آگئی اس نے بادلوں میں اِدھر اُدھر کئی غوطے لگا کر دیکھا مگر اُسے کوئی کالی چمگادڑ نظر نہ آئی۔ ماریا نیچے آگئی۔ اس نے آتے ہی کہا۔

"جولی سانگ تمہیں وہم ہوا ہے۔ میں اُوپر سارے بادلوں میں دیکھ آئی ہوں۔ وہاں تو کچھ بھی نہیں ہے۔ کوئی چڑیا تک نہیں ہے۔

عنبر تھیو سانگ اور کیٹی نے بھی جولی سانگ کو سمجھایا کہ کبھی ایسا ہو جاتا ہے کہ انسان دھوکہ کھا جاتا ہے۔ مگر جولی سانگ اسے ماننے کو تیار نہ تھی۔ وہ اب بھی کہہ رہی تھی۔ کہ اس نے ایک کالی چمگادڑ کو دیکھا ہے۔ اور اس چمگادڑ نے اس پر حملہ بھی کیا تھا۔ عنبر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چلو اگر ایسا ہے بھی تو تم فکر نہ کرو۔ ہمارے ہوتے ہوئے تمہیں کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا۔

تھیو سانگ کہنے لگا۔

"اگر چمگادڑ نے تم پر حملہ کیا تھا تو تمہارے پاس خود بڑی طاقت ہے۔ تم نے اپنی آنکھ کی سفید روشنی سے چمگادڑ کو تباہ کیوں نہ کیا۔؟

جولی سانگ بولی۔" اس وجہ سے تو میں پریشان ہوئی ہوں۔ کہ اس وقت مجھے یہ ہوش نہیں رہا تھا۔ کہ میرے اندر کوئی طاقت بھی ہے۔

اب عنبر تھیو سانگ کیٹی اور ماریا کو بھی تشویش ہوئی کیونکہ ایسا نہیں

ہونا چاہیئے تھا عنبر سوچ رہا تھا کہ ممکن ہے کہ اس عمارت میں کوئی طلسم ہو۔ لیکن سوال یہ تھا کہ اس طلسم کی توجہ صرف جولی سانگ کی طرف ہی کیوں تھی؟ دوسروں پر اس کا اثر کیوں نہیں ہوا۔؟ دوسروں کو وہ طلسمی کالی چمگادڑ دکھائی کیوں نہیں دی۔ عنبر نے جولی سانگ سے اس موضوع پر زیادہ بات کرنی مناسب نہ سمجھی اور بات کو بدلتے ہوئے کہنے لگا۔

"میرا خیال ہے ہمیں چل کر ناگ سے مشورہ کرنا چاہیئے۔ اَب واپس چلتے ہیں۔ ناگ ہمارا انتظار کر رہا ہو گا ویسے بھی اس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔

کیٹی نے کہا۔

" ایک بات میری سمجھ میں نہیں آرہی کہ آج تک ناگ پر اتنے طلسم ہوئے۔ اتنے جادو کیئے گئے۔ یہاں تک ایک دو بار وہ مر بھی گیا۔ اس کا جسم بھی ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا مگر وہ ٹھیک ہو گیا اور ایسا کبھی نہیں ہوا کہ ناگ کے جسم سے اس کی خوشبو آنی بند ہو گئی ہو۔ اس بار ایسا کیوں ہو رہا ہے کہ اس کی خوشبو بھی ختم ہو گئی ہے اور آنکھوں میں زندگی کی چمک بھی غائب ہو گئی ہے۔"

عنبر پہلے ہی ایسا سوچ رہا تھا۔ اس کا ذکر اس نے تھیو سانگ سے بھی کیا تھا مگر اسے یقین تھا کہ اس بار ناگ پر کوئی بہت ہی زبردست اور خطرناک طلسم کیا گیا تھا۔ جس کا اثر ابھی تک اس کے جسم پر چھایا ہوا تھا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس نے کہا: "اس بار کوئی بھیانک طلسم ہُوا ہے اُس پر"

ماریا نے کہا "ہو سکتا ہے ایسا ہی ہو۔"

تھیوسانگ کہنے لگا: "اس کے علاوہ اور کیا ہو سکتا ہے۔ ظاہر ہے ناگ ہمارا بھائی ہے۔ وہ ناگ ہی ہے اور اگر جادُو کی وجہ سے اس کے جسم کی خوشبو اس کا ساتھ چھوڑ گئی ہے تو کچھ دنوں بعد اپنے آپ واپس آ جائے گی۔"

عنبر نے تھیوسانگ کے خیال کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

"ضرور واپس آ جائے گی۔ اس میں پریشان ہونے کی ایسی کوئی بات نہیں ہے۔"

کیٹی نے کوئی جواب نہ دیا وہ شہر گندھارا کے بازاروں میں ہوتے ہوئے واپس سرائے میں آ گئے۔ لاش ناگ برآمدے میں ٹہل رہا تھا۔ اُسے ٹھیک حالت میں دیکھ کر سب کو بڑی خوشی ہوئی۔ لاش ناگ نے بھی ان کی طرف مسکرا کر دیکھا اور کہا۔

"اب میں اپنے آپ کو بہتر محسوس کر رہا ہوں۔"

سب نے لاش ناگ کو مبارک باد دی۔ اس کے بعد وہ کوٹھڑیوں میں چلے گئے۔ عنبر نے ناگ کو اس کالی چمگادڑ کے بارے میں بتایا جو جولی سانگ کو نظر آئی تھی۔ لاش ناگ اس کا منہ تکنے لگا۔

زہریلی دُھند

"کام شروع ہو گیا ہے" لاش ناگ نے اپنے دل میں سوچا وہ بہت خوش ہُوا۔ پرانے کھنڈر کی طرف سے پہلا حملہ جولی سانگ پر ہُوا تھا۔ اصل میں یہ حملہ نہیں تھا۔ جولی سانگ کی شناخت کی گئی تھی۔ کیونکہ لاش ناگ کو جولی سانگ کی زبردست طاقت سے بہت خطرہ تھا۔ مگر اس نے عنبر کی طرف حیرانی سے دیکھا اور پوچھا۔

"کیا واقعہ ہی وُہ کوئی چمگادڑ تھی عنبر بھائی!"

عنبر کہنے لگا۔

"جولی سانگ تو یہی کہہ رہی تھی اور اس نے کبھی پہلے جھوٹ نہیں بولا۔ وہ خلائی مخلوق ہے اور ان کی نظر بھی ہم سے زیادہ تیز ہوتی ہیں۔" تمہارا کیا خیال ہے۔

لاش ناگ بولا۔

"کیا کہا جا سکتا ہے عنبر بھائی۔ ہو سکتا ہے چمگادڑ اس کے اُوپر سے گذر گئی ہو۔ کیونکہ چمگادڑ جب انسان کے قریب آتی ہے تو ایسے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہی لگتا ہے جیسے وہ حملہ کرنے کے لئے آرہی ہے مگر وہ بڑی تیزی سے قریب آکر دوسری طرف مڑ جاتی ہے۔"

عنبر نے کہا۔ "میرا بھی یہی خیال ہے۔ خیر تم جولی سانگ سے کوئی بات نہ کرنا۔ ہم چاہتے ہیں کہ وہ اس چمگادڑ کو بھول جائے۔"

لاش ناگ نے دل میں کہا احمق عنبر! اب تم لوگ میری گرفت سے نہیں بچ سکتے۔ میرے ساتھیوں نے حملہ شروع کر دیا ہے۔ اوپر سے کہنے لگا "مجھے کیا ضرورت ہے جولی سانگ سے بات کرنے کی۔ میں تو خود چاہتا ہوں کہ وہ اس قسم کی باتوں کو بھلا دے۔"

عنبر بولا " اچھا تم اب آرام کرو۔ میں تھیو سانگ کی کوٹھڑی میں جاتا ہوں"

لاش ناگ چارپائی پر لیٹ گیا۔ عنبر چلا گیا تو لاش ناگ کے چہرے پر بڑی خطرناک مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ اس نے اٹھ کر کوٹھڑی کا دروازہ بند کر لیا۔ طاق میں چراغ جل رہا تھا۔ لاش ناگ نے چراغ کو پھونک مار کر بجھا دیا۔ اس زمانے کی سراؤں کی کوٹھڑیاں اندھیری ہوا کرتی تھیں اور ان میں دن کے وقت بھی چراغ جلا دیئے جاتے تھے ہرش ناگ نے اپنے منصوبے پر غور شروع کر دیا۔

دوسری کوٹھڑی میں عنبر اور تھیو سانگ باتیں کر رہے تھے کہ وہاں ماریا اور کیٹی بھی آگئیں۔ کیٹی نے بتایا کہ جولی سانگ کی بھی طبیعت چمگادڑ دیکھنے کے بعد کچھ ٹھیک نہیں رہی اور اُسے بھی نیند آگئی ہے جو پہلے کبھی نہیں آیا کرتی تھی۔ تھیو سانگ بولا۔

"فکر کی کوئی بات نہیں۔ یہ محض وہم کی وجہ سے ایسا ہوا ہے کوئی طلسم وغیرہ نہیں ہے۔ شام تک آرام کرنے سے جولی سانگ بالکل ٹھیک ہو جائے گی۔"

اور ایسا ہی ہوا۔ شام کے وقت جولی سانگ سو کر اٹھی تو بالکل ہشاش بشاش تھی۔ سب کو خوشی ہوئی۔ لاش ناگ بھی ان کے ساتھ ہی دیر تک سرائے کے برآمدے میں بیٹھا باتیں کرتا رہا۔

کیٹی کہنے لگی۔

"میرا خیال ہے ہم نے اس شہر کی کافی سیر کر لی ہے اب ہمیں ملک ایران کی طرف کوچ کر دینا چاہیئے ایران میں اس وقت ایک یونانی بادشاہ کی حکومت ہے۔ جو سکندرِ اعظم کا وزیر تھا۔ چل کر دیکھتے ہیں ایران میں یونانی بادشاہ کس طرح حکومت کرتا ہے۔"

عنبر نے مسکرا کر کہا۔

"وہ بھی اسکندر اعظم کی طرح حکومت کر رہا ہوگا۔ یعنی اپنے آپ کو دیوتا کہتا ہوگا اور لوگوں سے سجدے کرواتا ہوگا جو بالکل ناپاک بات ہے۔"

ماریا بولی۔

"لیکن چل کر دیکھنا چاہیے کہ وہ آخر ایسا کیوں کرتا ہے کیوں نہ اسے سمجھائیں کہ سجدہ صرف خدا کے آگے کیا جاتا ہے کوئی انسان

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

یہ مقام حاصل نہیں کر سکتا"

تھیو سانگ نے کہا۔

"تو ٹھیک ہے۔ کل صبح یہاں سے کوچ کر جاتے ہیں جولی سانگ تمہارا کیا خیال ہے؟"

جولی سانگ پوری طرح صحت مند تھی کہنے لگی۔

"میں تو کل کی جگہ آج رات ہی یہاں سے کوچ کرنے کو تیار ہوں۔"

عنبر نے لاش ناگ کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

"تمہارا کیا خیال ہے بھیا؟"

ان لوگوں کا وہاں سے چل دینے کا سن کر لاش ناگ اندر سے گھبرا گیا تھا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ کسی قیمت پر بھی یہ لوگ گندھارا شہر سے چل دیں اس جگہ تو اس نے ان لوگوں کے لئے ایک خوفناک جال بچھا رکھا تھا۔ اور ان کے جال میں پھنسنے کا وقت آ گیا تھا کہنے لگا

"مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ لیکن بات یہ ہے۔ کہ میری طبیعت ابھی پوری سے ٹھیک نہیں ہوئی۔ اگر آپ لوگ مان جائیں تو میں یہاں دو ایک روز کے لئے رک جانا چاہتا ہوں۔ تاکہ میری طبیعت پوری طرح سے درست ہو جائے۔"

ماریا بولی۔

"ہم کیوں نہیں مانیں گے بھلا۔ کیا ہمیں اپنے ناگ بھیا کی صحت کا خیال نہیں ہے۔"

تھیو سانگ کہنے لگا۔

"بالکل بالکل۔ ہم دو دن چھوڑ ایک ہفتہ تمہاری خاطر یہاں رہنے کو تیار ہیں۔"

جولی سانگ پر ابھی تک کالی چمگادڑ کا کچھ کچھ خوف سوار تھا وہ اس منحوس شہر سے جتنی جلدی ہو سکے نکل جانا چاہتی تھی اس کی چھٹی حس اسے اندر سے خبردار کر رہی تھی کہ یہاں رہنا ٹھیک نہیں یہاں سے چلی جاؤ۔ مگر اپنے باقی ساتھیوں کے آگے وہ بھی مجبور ہو گئی اور لاش ناگ نے انہیں مزید تین دن اس سرائے میں ٹھہرنے پر راضی کر لیا۔ جولی سانگ چپ ہو گئی۔

اس رات لاش ناگ نے عنبر سے کہا۔

"عنبر بھائی اگر تم برا نہ مانو تو آج کی رات بھی تھیو سانگ والی کوٹھڑی میں آرام کرو۔ میں اکیلا سونا چاہتا ہوں کیونکہ اگر میرے پاس کوئی ہو گا۔ تو میری آنکھ کھل جائے گی۔"

عنبر نے ناگ کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں ناگ بھیا! تم اکیلے آرام کرو میں تھیو سانگ کے پاس چلا جاتا ہوں۔"

عنبر تھیو سانگ کی کوٹھڑی میں چلا گیا۔ ماریا کیٹی اور جولی سانگ کے لئے عنبر نے سرائے میں ساتھ ہی ایک اور خالی کوٹھڑی لے لی تھی اس کوٹھڑی میں بیٹھی باتیں کر رہی تھیں۔ رات گذرتی چلی گئی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جب آدھی رات ہوئی تو لاش ناگ نے طاق میں جلتے چراغ کو پھونک مار کر بجھا دیا۔ اور چارپائی پر بالکل سیدھا لیٹ گیا۔ کوٹھڑی میں گھپ اندھیرا چھا چکا تھا۔ اس اندھیرے میں لاش ناگ کی پتھرائی ہوئی مُردہ آنکھیں چھت پر لگی تھیں۔ کچھ دیر وہ ٹکٹکی باندھے چھت کو تکتا رہا۔ پھر اس نے گہرا سانس بھرا اور آنکھیں بند کر لیں آنکھیں بند کرتے ہی اس کا جسم بالکل مُردہ ہو گیا۔ دل نے دھڑکنا بند کر دیا اور اس کے مُردہ جسم میں سے اس کی روح کا ہیولا آہستہ آہستہ جسم سے الگ ہو کر چھت کی طرف اٹھا اور پھر چھت سے نکل گیا۔

لاش ناگ کی روح کا ہیولا دکھائی نہیں دے رہا تھا یہ روح تاریک رات کی اندھیری فضاؤں میں اڑتی ہوئی شہر کے خاموش مکانوں کے اوپر سے ہوتی سیدھی شہر کے پرانے باغ والی قدیم عمارت میں پہنچ گئی یہ وہی عمارت تھی جس کے تنگ محرابی دروازے میں سے جولی سانگ نے چمگادڑ کو نکل کر اپنے اوپر حملہ کرتے دیکھا تھا لاش ناگ کی روح عمارت کے کھنڈر میں چلی آئی۔ اس نے درمیان میں جو چھوٹا سا مینار بنا ہوا تھا اس کے گرد سات چکر لگائے اور پھر مینار کو ہاتھ سے چھوا۔ مینار اپنی جگہ سے اوپر اٹھ گیا۔ اس کے نیچے ایک گہرا تاریک گڑھا نمودار ہو گیا پھر اس گڑھے میں سے پانچ کالی سیاہ بڑی بڑی چمگادڑیں پھڑپھڑاتی ہوئی باہر نکلیں اور ایک چکر لگا کر لاش ناگ کی

کے سامنے دیوار کے پاس زمین سے چمٹ کر بیٹھ گئیں۔

پانچ سیاہ کالی منحوس چمگادڑوں کے جسم بری طرح ہانپ رہے تھے لاش ناگ نے چمگادڑوں کی زبان میں کہا۔

"وقت آگیا ہے کہ عظیم گنڈاپ کی خواہش پوری ہو اور اس کی سلطنت ساری زمین اور سمندروں اور سمندروں کے اندر تک پھیل جائے۔ کیا تم تیار ہو؟"

پانچوں چمگادڑوں نے اپنے حلق سے باریک اور تیز سیٹی جیسی آواز نکال کر کہا۔

"ہم تیار ہیں"

ہرش ناگ نے ایک چمگادڑ کی طرف اپنی انگلی کا اشارہ کیا اور بولا "اندیکا چمگادڑ! ماریکا چمگادڑ! تم میری بات غور سے سنو۔ جولی سانگ، کیٹی اور تھیو سانگ تینوں خلائی مخلوق ہیں۔ ان میں سے جولی سانگ کے پاس بڑی زبردست طاقت ہے۔ اگر جولی سانگ کا وار چل گیا تو تم میں سے کوئی زندہ نہیں بچے گی۔ اندیکا! تم سب سے تجربہ کار اور خونخوار چمگادڑ ہو۔ تمہارے پاس کالا طلسم بھی ہے۔ تم جولی سانگ کو اپنے قبضہ میں کر لو گی"

پھر لاش ناگ نے ماریکا چمگادڑ کی طرف مخاطب ہو کر کہا۔

"ماریکا چمگادڑ! تم کیٹی اور تھیو سانگ کو اپنے قابو میں کر دو گی ماریا کسی کو دکھائی نہیں دیتی۔ اس کو اور عنبر کو اپنے جال میں پھنسانے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کی ذمے داری میں لیتا ہوں۔ ماریا نظر نہیں آتی لیکن جب میں کسی ایک چمگادڑ کا خون پی لوں گا تو پھر ماریا کو غیبی حالت میں بھی دیکھ سکوں گا۔ تب میں آسانی سے اسے قابو میں کر لوں گا۔"

اس کے بعد لاش ناگ نے ایک تیسری چمگادڑ کی طرف اشارہ کیا اور بولا۔

"مجھے تمہارا خون پینا ہوگا۔ تم میرے قریب آ جاؤ۔"

وہ چمگادڑ فوراً لاش ناگ کی روح کے قریب آگئی یہ ساری چمگادڑیں لاش ناگ کی روح کو برابر دیکھ رہی تھیں۔ جونہی چمگادڑ لاش ناگ کے قریب آئی۔ لاش ناگ نے اسے اٹھ کر دو ٹکڑے کر دیا اور اس کا سارا خون پی گیا۔ پھر اس نے چاروں چمگادڑوں کی طرف دیکھا اور بولا۔

"اندیکا اور ماریکا! تم دونوں اپنی خونی مہم پر نکل چلو تم خوب جانتی ہو کہ جولی سانگ تھیو سانگ اور کیٹی کہاں ہیں۔ ماریا اور عنبر کو میں خود سنبھال لوں گا۔ رات تاریک ہے۔ یخ بستہ ہوائیں چل رہی ہیں۔ شہر سو رہا ہے قبریں خاموش ہیں۔ ہر طرف موت کا سناٹا طاری ہے جاؤ اس کھنڈر سے نکل کر اپنا کام شروع کر دو۔"

اندیکا اور ماریکا چمگادڑوں نے اپنے اپنے حلق سے تیز سیٹیوں کی

آوازیں نکالیں اور پھڑ پھڑاتی ہوئی پرانی عمارت سے باہر رات کے اندھیرے میں اڑ گئیں۔ لاش ناگ نے آخری چمگادڑ کی طرف دیکھ کر کہا۔

"تم واپس چلی جاؤ۔ اس گڑھے کی تاریکی میں اتر جاؤ۔"

چمگادڑ فوراً گڑھے کے اندھیرے میں چلی گئی۔ لاش ناگ نے مینار کے گرد سات چکر لگائے۔ مینار واپس اپنی جگہ پر آگیا۔ اس کے بعد لاش ناگ کی روح بھی فضا میں اڑتی ہوئی واپس سرائے کی طرف روانہ ہو گئی۔ اس وقت جولی سانگ، کیٹی اور ماریا اپنی کوٹھڑی میں موجود تھیں اور باتیں کر رہی تھیں۔ ظاہر ہے انہیں نیند تو آتی نہیں تھی۔ ویسے بھی ایک مدت کے بعد تینوں سہیلیاں ایک دوسری سے ملی تھیں۔ باتیں کرتے کرتے نہیں تھکتی تھیں۔ دوسری کوٹھڑی میں تھیو سانگ اور عنبر بیٹھے گفتگو کر رہے تھے لاش ناگ کی روح جس طرح اپنی کوٹھڑی سے نکل کر گئی تھی اسی طرح واپس کوٹھڑی میں اتر کر لاش ناگ کے مردہ جسم میں داخل ہو گئی لاش ناگ کے دل نے پھر سے دھڑکنا شروع کر دیا۔ اس نے آنکھیں کھول دیں اب خطرناک کھیل شروع ہونے والا تھا۔ لاش ناگ نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔

دوسری طرف اندیکا اور ماریکا چمگادڑیں سرائے کے اوپر پہنچ چکی تھیں اور اندھیرے میں بغیر آواز کے چکر لگا رہی تھیں ان میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سے ماریکا چمگادڑ نے ایک غوطہ لگایا اور سرائے کے برآمدے میں ... کر زمین کے ساتھ چمٹ گئی۔ تھوڑی دیر تک ماریکا چمگادڑ زمین سے چمٹے سانس لیتی اور ہانپتی رہی۔ پھر اچانک اس نے عنبر کی شکل اختیار کر لی۔ عنبر فرش کے ساتھ چمٹا ہوا تھا۔ وہ جلدی سے اٹھا اور کوٹھڑی میں داخل ہو کر کیٹی سے بولا۔

"کیٹی! ذرا میرے ساتھ آنا۔ ناگ تم سے کوئی بات کرنا چاہتا ہے۔"

وہاں ماریا اور جولی سانگ بھی موجود تھیں۔ ماریا نے کہا

"کیا بات کرنا چاہتا ہے ناگ بھیا"؟
عنبر نے مسکرا کر کہا۔

"میرا خیال ہے وہ ایران کے بارے میں کیٹی سے معلومات حاصل کرنا چاہتا ہے"

جولی سانگ اور ماریا ہنسنے لگیں اور کیٹی عنبر عرف ماریکا چمگادڑ کے ساتھ کوٹھڑی سے نکل کر لاش ناگ کی کوٹھڑی کی طرف بڑھی عنبر نے کہا۔

"وہ کوٹھڑی میں نہیں ہے کیٹی"

"تو پھر کہاں ہے وہ اتنی رات گئے؟ کیٹی نے تعجب سے پوچھا
عنبر بولا۔

تم جانتی ہو کہ اس کی طبیعت کئی روز سے اچھی نہیں تھی کہنے لگا

میں کنوئیں پر جا کر ٹھنڈا پانی پیوں گا۔ میں اسے وہاں لے گیا۔ اس نے پانی پیا۔ ہم باتیں کرنے لگے۔ بولا کیٹی کو بلاؤ ایران جانا ہے۔ اس سے کچھ معلومات لینا چاہتا ہوں۔"
کیٹی مسکرانے لگی۔

"ناگ پر جب سے طلسم کا اثر ہوا ہے اس کی کوئی بات سمجھ میں نہیں آتی۔ بھلا آدھی رات کو کوئی کنوئیں پر جاتا ہے۔ چلو ذرا اس کے کان کھینچتی ہوں"

عنبر عرف ماریکا چمگادڑ کیٹی کو ساتھ لے کر سرائے سے باہر نکل آئی۔ کنواں وہاں سے تھوڑی ہی دور سرائے کے قریب ایک درخت کے پاس تھا۔ کنوئیں پر آ کر کیٹی نے اندھیرے میں اِدھر اُدھر دیکھا اور بولی۔

"عنبر بھیا ناگ کہاں ہے"؟

عنبر یعنی ماریکا چمگادڑ بھی جھوٹ موٹ اِدھر اُدھر تکنے لگی بولی

"یہیں میں اُسے چھوڑ کر گیا تھا"

ماریکا چمگادڑ کو اچھی طرح معلوم تھا کہ وہ دس منٹ سے زیادہ دیر تک عنبر کی شکل قائم نہیں رکھ سکتی۔ دس منٹ کے بعد وہ پھر چمگادڑ بن جائے گی اس کو جلدی جلدی اپنے منصوبے پر عمل کرنا تھا چنانچہ وہ کنوئیں میں نیچے جھانکنے لگی۔ کیٹی نے پوچھا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"کیا ناگ کنوئیں کے اندر ہے؟"

ماریکا چمگادڑ نے کہا۔

"ارے وہ تو نیچے اتر گیا ہے۔ دیکھو دیکھو کیٹی مجھے ناگ تکلیف میں لگتا ہے۔ وہ ڈوب رہا ہے۔"

کیٹی گھبرا کر کنوئیں کے پاس آگئی۔ اور آگے جھک کر نیچے دیکھنے لگی۔ جونہی وہ آگے جھکی۔ عنبر عرف ماریکا چمگادڑ نے اُسے دھکا دے دیا۔ کیٹی دھڑام سے کنوئیں میں جا گری۔ کنوئیں میں گرنے کے بعد اس کی کوئی آواز نہ آئی۔ وہ بے ہوش ہو گئی تھی۔ کیونکہ کنوئیں میں پانی نہیں بلکہ ایک زہریلی گیس پھیلی ہوئی تھی۔ اس گیس کی تہہ کے نیچے بارہ بڑی لاشوں ایسے انسانی سائے کیٹی کے انتظار میں پہلے سے موجود تھے۔ جونہی کیٹی زہریلی گیس کے بادل سے بے ہوشی کی حالت میں نکل کر نیچے گری۔ انہوں نے جھٹ اُسے اٹھا لیا۔ اور لے کر کنوئیں کے ایک غار میں گھس گئے

پانچ منٹ کے بعد ماریکا چمگادڑ عنبر سے دوبارہ چمگادڑ بن گئی اس نے فضا میں اڑان بھری اور غوطہ لگا کر ایک بار پھر سرائے میں آگئی۔ اس بار وہ اس کوٹھڑی کے باہر آکر زمین کے ساتھ چمٹ گئی جس میں عنبر اور تھیوسانگ بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ عنبر اور تھیوسانگ چارپائیوں پر بیٹھے ناگ کی علالت کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے۔ کہ اچانک انہیں باہر ایک عورت کی دردناک آواز سنائی دی۔

"میری مدد کرو۔ خدا کے لئے میری مدد کرو۔"

یہ دردناک آواز سن کر عنبر اور تھیوسانگ جلدی سے باہر آگئے باہر رات کا اندھیرا چاروں طرف چھایا ہوا تھا۔ انہیں کوئی عورت نظر نہ آئی۔ تھیوسانگ بولا۔

"یہ آواز کہاں سے آئی تھی؟ کیا تم نے بھی آواز سنی تھی؟"

عنبر نے کہا۔

"کیوں نہیں۔ کسی عورت کی آواز تھی۔ وہ مدد کے لئے بلا رہی تھی۔"

تھیوسانگ بولا۔

"مگر یہاں تو کوئی عورت نہیں ہے۔"

وہی آواز پھر سنائی دی۔ "آہ! یہ لوگ مجھے مار ڈالیں گے۔ وہ مجھے مار ڈالیں گے۔ عنبر میری مدد کرو۔ صرف تم ہی مجھے ان ظالم لوگوں سے بچا سکتے ہو۔"

عنبر نے پوچھا۔

"تم۔ تم کون ہو؟"

عورت کی درد بھری آواز پھر سنائی دی۔

"وقت ضائع نہ کرو۔ تم نے دیر کر دی تو میں زندہ نہ بچوں گی میرے بچے یتیم ہو جائیں گے۔ میں سرائے کے باہر کنوئیں میں پڑی ہوں مجھے دو آدمی ہلاک کرنا چاہتے ہیں" خدا کے لئے میری مدد کرو۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اُس وقت ایک خاص کالے جادُو کی وجہ سے ان کی آوازیں کوئی دوسرا شخص نہیں سُن سکتا تھا۔ عنبر نے تھیوسانگ سے کہا۔

"تم یہیں ٹھہرو۔ میں کنوئیں پر اس عورت کی مدد کرنے جاتا ہوں۔ مجھے کوئی ایسی دُکھی عورت لگتی ہے۔ جس پر کسی نے طلسم کر رکھا ہے"

تھیوسانگ نے کہا۔

"میں بھی تمہارے ساتھ چلوں گا"

تب عورت کی پراسرار آواز آئی۔

"ہاں تھیوسانگ بھائی۔ تم بھی ساتھ آؤ۔ میں جانتی ہوں تم دونوں ہی میری مدد کر سکو گے۔ جلدی آؤ۔ جلدی آؤ یہ آدمی مجھے مارنے والے ہیں"

عنبر اور تھیوسانگ تیزی سے بھاگ کر سرائے کے باہر والے کنوئیں پر آگئے۔ وہ جھانک کر نیچے دیکھنے لگے۔ عورت کی آواز پھر آئی

"عنبر اور تھیوسانگ جلدی سے کنوئیں میں آجاؤ۔ میں مرنے والی ہوں۔ میں مرنے والی ہوں"

اور پھر اس عورت کی ایک دل ہلا دینے والی دردانگیز چیخ بلند ہوئی۔

عنبر نے کہا۔

"میں نیچے کنوئیں میں اُتر رہا ہوں"

تھیوسانگ بولا۔

"میں بھی تمہارے ساتھ اتروں گا"

کنوئیں میں دیوار کے ساتھ سوراخ بنا کر نیچے اترنے کے لئے جگہ بنائی ہوئی تھی۔ عنبر اور تھیوسانگ کنوئیں کی دیوار والے سوراخوں میں پاؤں رکھتے کنوئیں کی تہہ میں آئے تو نیچے زہریلی گیس کا بادل سا بنا ہوا تھا۔ عنبر کو اس کی فکر ہی نہیں تھی۔ کہ اسے کوئی نقصان پہنچے گا۔ تھیوسانگ نے کہا میں سانس روک لوں گا۔ عنبر! اتنے میں عورت کی بہت قریب سے آواز آئی۔

"میرے بھائیو! خدا کے لئے جلدی کرو۔ وہ آدمی مجھے ہلاک کرنے آنے ہی والے ہیں"

عنبر اور تھیوسانگ گیس کے بادل میں داخل ہو کر نیچے اترنے لگے ابھی انہوں نے ایک ایک قدم اٹھایا ہی تھا کہ زہریلی طلسمی گیس نے ان دونوں کو بے ہوش کر دیا۔ اور وہ دھڑام سے کنوئیں کی تہہ میں گر پڑے۔ اس طرح بارہ لاشوں کے انسانی سائے غار میں سے نمودار ہوئے۔ انہوں نے بے ہوش عنبر اور تھیوسانگ کو اٹھایا اور واپس کنوئیں کی غار میں لے گئے۔

ماریکا چمگادڑ جس نے عورت کی درد بھری آواز نکالی تھی کنوئیں کے اوپر منڈلا رہی تھی۔ تجربہ کار اور کالا جادُو جاننے والی اندیکا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

چمگادڑ بھی اس کے ساتھ تھی۔ جب کیٹی عنبر اور تھیوسانگ کنوئیں کے اندر پہنچ گئے تو اندلیکا چمگادڑ نے ماریکا سے کہا۔

"ماریکا! اب تم واپس جاؤ۔ تمہارا کام ختم ہو گیا ہے۔ اب میرا کام شروع ہونے والا ہے۔"

ماریکا چمگادڑ اسی وقت غوطہ لگا کر رات کی تاریک فضا میں غائب ہو گئی۔ اندلیکا چمگادڑ سرائے کی طرف پرواز کر گئی اب اسے جولی سانگ کو قبضے میں کرنا تھا۔ جو ایک مشکل کام تھا۔ کیونکہ جولی سانگ کو اگر ذرا سا بھی شک ہو گیا تو وہ ایک سیکنڈ میں اپنی طاقت کا استعمال کر سکتی تھی۔ اگرچہ پہلی بار چمگادڑ کو حملہ کرتے دیکھ کر جولی سانگ اپنی طاقت استعمال نہ کر سکی تھی۔ لیکن اندلیکا چمگادڑ کو ڈر تھا کہ اپنے آپ کو شدید مشکل میں دیکھ کر جولی سانگ نے اپنی آنکھ سے سفید شعاع نکال کر اس پر پھینکی تو اس کے پرزے پرزے اُڑ جائیں گے۔ ماریا کو قابو کرنے کا ذمہ خود لاش ناگ نے لے لیا ہوا تھا۔ اندلیکا چمگادڑ سرائے کی کوٹھڑی کے باہر آکر زمین پر چمٹ گئی۔ سب سے بڑی مشکل یہ تھی کہ اگر وہ جولی سانگ کو کسی طرح ورغلا کر کنوئیں کی طرف لے جاتی ہے تو ظاہر ہے کہ ماریا اس کے ساتھ ضرور آئے گی۔ اور چمگادڑ ماریا کو نہ دیکھ سکے گی اور ماریا سب کو دیکھ رہی ہو گی۔ وہ اس کے منصوبے کو خاک میں ملا سکتی تھی بلکہ اندلیکا چمگادڑ کو شدید نقصان بھی پہنچا سکتی تھی۔

اندلیکا چمگادڑ ماریا کو دیکھ بھی نہیں سکتی تھی۔ اسے کوٹھڑی کے اندر سے جولی سانگ اور ماریا کے باتیں کرنے کی آواز آ رہی تھی۔ وہ آپس میں عنبر اور کیٹی کی باتیں کر رہی تھیں کہ آخر کیٹی نے اتنی دیر کیوں لگا دی؟ اندلیکا چمگادڑ کے دماغ میں ایک ترکیب پہلے سے موجود تھی۔ وہ یہ ترکیب استعمال کرتے ہوئے یہ سوچ کر ہچکچا رہی تھی۔ کہ اگر ماریا بھی ساتھ چل پڑی تو کام خراب ہو جائے گا۔ مگر ترکیب استعمال کرنے کے سوائے اور کوئی چارہ نہیں تھا اندلیکا چمگادڑ نے زمین کے ساتھ چمٹے چمٹے زور سے سانس بھرا اور اچانک اس نے کیٹی کی شکل اختیار کر لی۔ کیٹی کی شکل اختیار کرتے ہی وہ زمین پر سے اٹھی۔ اور کوٹھڑی کے اندر داخل ہوتے ہی گھبرائی ہوئی آواز میں بولی۔

"جولی سانگ ماریا! جلدی سے میرے ساتھ آؤ۔ عنبر بھائی کو کچھ ہو گیا ہے۔"

ماریا اور جولی سانگ گھبرا کر باہر نکل آئیں۔

"کہاں ہے عنبر؟" جولی سانگ نے پوچھا۔

اندلیکا چمگادڑ عرف کیٹی نے کہا۔

"وہ ادھر کنوئیں کے پاس ہے۔ خدا کے لئے جلدی چلو۔ تھیوسانگ بھی وہاں موجود ہے۔"

یہ گھڑی بڑی نازک تھی۔ اندلیکا چمگادڑ جانتی تھی کہ تیسری

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کوٹھڑی میں لاش ناگ چارپائی پر لیٹا یہ ساری باتیں سن رہا ہے اور وہ ضرور اس کی مدد کرے گا تاکہ ماریا اس کے ساتھ کنوئیں تک نہ جائے۔ جولی سانگ اور ماریا کنوئیں کی طرف چلے ہی تھے کہ تیسری کوٹھڑی میں سے لاش ناگ کی آواز بلند ہوئی۔

"آہ! ماریا! ماریا! جلدی سے یہاں آؤ، یہاں آؤ۔"

ماریا جاتے جاتے رک گئی اور بولی۔

"جولی! تم کنوئیں پر جا کر عنبر کو دیکھو۔ میں ابھی آتی ہوں مجھے ناگ بھائی بلا رہا ہے۔ خدا جانے کیا بات ہے۔"

جولی سانگ نے کہا۔

"تم ناگ کی خبر لو۔ میں عنبر کی طرف جاتی ہوں۔"

ماریا لاش ناگ کی کوٹھڑی کی طرف اور جولی سانگ عرف اندلیکا چمگادڑ کے ساتھ کنوئیں کی طرف دوڑی۔ کنوئیں پر اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔ جولی سانگ نے پوچھا۔

"یہاں تو عنبر اور تھیو سانگ نہیں ہیں کیٹی۔"

کیٹی عرف اندلیکا چمگادڑ نے کہا۔

"میں انہیں یہیں چھوڑ گئی تھی۔ عنبر بے ہوش تھا۔"

جولی سانگ نے پوچھا۔

"مگر تم اور عنبر یہاں آئے کیوں تھے؟"

کیٹی عرف اندلیکا چمگادڑ نے کہا۔

"ہم ناگ بھیا کے پاس گئے تھے۔ وہ مجھ سے ایران کے بارے میں باتیں پوچھ رہا تھا۔ کہ اُدھر کنوئیں کی طرف سے تھیو سانگ کی آواز آئی۔ وہ ہمیں بلا رہا تھا میں ______ اُدھر کو بھاگی۔ ناگ بھیا بھی آنا چاہتا تھا میں نے اُسے آرام سے لیٹے رہنے کو کہا۔ یہاں آکر دیکھا کہ عنبر بے ہوش پڑا ہے۔ اور تھیو سانگ اس کا سر دبا رہا ہے۔ اس نے مجھے کہا کہ جا کر فوراً ماریا اور جولی سانگ کو بلا لاؤ۔"

جولی سانگ اِدھر اُدھر دیکھنے لگی۔

"وہ لوگ کہاں جا سکتے ہیں۔"

پھر اس نے عنبر اور تھیو سانگ کو آوازیں دینی شروع کر دیں اچانک کیٹی بولی۔

"جولی سانگ۔ جولی سانگ! اِدھر آؤ۔ مجھے کنوئیں میں سے عنبر اور تھیو سانگ کی آوازیں آتی سنائی دے رہی ہیں۔"

جولی سانگ گھبرا کر کنوئیں کی طرف دوڑی۔ بھائی کی محبت نے اسے بوکھلا دیا تھا۔ اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا۔ اسے اپنی ہوش بھی نہیں رہی تھی۔ کیٹی کنوئیں میں جھانک رہی تھی اس نے ایک چیخ ماری اور چلائی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"جولی سانگ! میں نے تھیو سانگ کا ہاتھ نیچے دھند میں سے باہر نکلتے دیکھا ہے۔ میں اس کی مدد کو نیچے جا رہی ہوں۔"

اس نے جان بوجھ کر عنبر کی بجائے تھیو سانگ کا نام لیا تھا کیونکہ تھیو سانگ جولی سانگ کا حقیقی بھائی تھا اور بھائی کے لئے بہنیں کتنی پریشان ہوتی ہیں۔ یہ اندلیکا جانتی تھی۔ وہ تھیو سانگ کا نام لے کر جولی سانگ کے دماغ کو اتنا پریشان کر دینا چاہتی تھی کہ وہ حملہ کرنا ہی بھول جائے۔ اور وقت آنے پر وہ اپنا بچاؤ بھی نہ کر سکے۔ کیٹی عرف اندلیکا چمگادڑ نے کنوئیں میں نیچے اترنا شروع کر دیا اسے کنوئیں میں اترتا دیکھ کر جولی سانگ بھلا کب باہر رہ سکتی تھی وہ بھی کنوئیں کی دیوار کے سوراخوں میں پاؤں رکھتی کنوئیں میں اترنے لگی نیچے جب زہریلی گیس کی دھند آئی تو کیٹی نے کہا۔

"تھیو سانگ اور عنبر اس دھند کے نیچے ہیں۔ ہائے خدا جانے ان پر کیا گذر رہی ہے اب تو ان کی آوازیں بھی نہیں آ رہی۔"

جولی سانگ کا دل اپنے بھائی تھیو سانگ کے لئے بے چین ہو گیا۔ کیٹی دھند میں اتر گئی۔ اس کو دیکھ کر جولی سانگ بھی کنوئیں کی زہریلی دھند میں اتر آئی۔ یہ گیس اس قدر تیز اور زہریلی تھی کہ اس میں صرف عنبر اور خلائی مخلوق ہی زندہ رہ سکتی تھی۔ اور ان پر صرف ایک قسم کی بے ہوشی ہی طاری ہو سکتی تھی اور ایسا ہی ہوا زہریلی دھند میں

آتے ہی جولی سانگ کو دھکا لگا۔ اور وہ بے ہوش کر نیچے گر پڑی

○

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

قبر کی سیڑھیاں

جولی سانگ نیچے کنوئیں کی تہہ میں گر چکی تھی۔

وہ بے ہوش تھی۔ اسی طرح کنوئیں کی دیوار والے غار سے ب لاشوں کے سائے نمودار ہوئے۔ انہوں نے بے ہوش جولی سانگ کو اٹھایا اور غار کے اندر لے گئے۔ کیٹی فوراً اندلیکا چمگادڑ کی شکل واپس آکر کنوئیں میں سے تیر کی طرح اوپر کو اٹھی اور کنوئیں سے آکر رات کی تاریک فضا میں گم ہو گئی۔ اب ہم واپس ناگ کی کو میں چلتے ہیں۔ جولی سانگ کو نقلی کیٹی کے ساتھ روانہ کرنے کے بعد ماریا تیزی سے ہرش ناگ کی کوٹھڑی میں داخل ہوئی تو اس نے دیکھا کہ لاش ناگ چارپائی سے نیچے گرا ہوا تھا۔ ماریا کا تو دل ہل گیا کو ایسی بہن ہوگی جو اپنے بھائی کو اس حالت میں دیکھ کر پریشان نہ ہوگی؟ ماریا نے جلدی سے لاش ناگ کو اٹھا کر چارپائی پر ڈالا پریشانی سے پوچھا۔

"ناگ بھیا! کیا بات ہوئی ہے؟"

تم بولتے کیوں نہیں؟

لاش ناگ کی آنکھیں تھوڑی تھوڑی کھلی تھیں۔ وہ پہلی بار ایک ایسی عورت کو دیکھ رہا تھا جو غائب تھی۔ اس نے اپنی نظریں دوسری طرف کر لیں۔ کہ کہیں ماریا کو یہ شک نہ پڑ جائے کہ ناگ اسے دیکھ رہا ہے۔ وہ ماریا کو زیادہ سے زیادہ وقت اپنی کوٹھڑی میں رکھنا چاہتا تھا تاکہ اندلیکا چمگادڑ کو جولی سانگ کو ٹھکانے لگانے کے لئے وقت مل جائے۔ لاش ناگ نے آہستہ سے کہا۔

"ماریا بہن! میرا دل ڈوبا جا رہا ہے۔ مجھے تھوڑا پانی پلاؤ۔"

ماریا نے جلدی سے صراحی میں سے پانی گلاس میں ڈالا اور لاش ناگ کو پلایا۔ لاش ناگ نے دو گھونٹ پانی پی کر پوچھا۔

"عنبر اور تھیبو سانگ کہاں ہیں؟"

وہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ ماریکا چمگادڑ نے اپنا کام انجام تک پہنچا دیا ہے کہ نہیں۔ کیونکہ اندلیکا کی آواز وہ سن سکتا تھا۔ اسے دیکھ بھی سکتا تھا۔ کیونکہ اندلیکا کا واسطہ کالے علم سے تھا جس کی پیداوار خود لاش ناگ تھا۔ مگر ماریکا ایک عام آسیبی چمگادڑ تھی۔ وہ اس سے رابطہ نہیں رکھ سکتا تھا۔ ماریا نے اضطراب کے ساتھ کہا۔

"میری سمجھ میں کچھ نہیں آرہا کہ یہاں کیا ہو رہا ہے پہلے عنبر آیا اور کیٹی کو تمہارے پاس لے گیا۔"

لاش ناگ نے کہا۔

"ہاں۔ میں اس سے ایران کے بارے گفتگو کرنا چاہتا تھا مگر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

وہ تو کچھ دیر بعد چلے گئے تھے۔"

ماریا نے کہا۔

"یہی تو سمجھ میں نہیں آ رہا کہ وہ لوگ یہاں سے کنوئیں پر کیسے اور کیوں چلے گئے۔ عنبر کے بعد اب کیٹی دوڑی دوڑی گھبرائی ہوئی آئی اور اس نے کہا کہ عنبر کو کچھ ہو گیا ہے۔ وہ کنوئیں پر ہے۔ تھیو سانگ بھی وہیں ہے اس نے بلایا ہے۔ میں جولی سانگ کے ساتھ کنوئیں کی طرف جا رہی تھی کہ تمہاری آواز آ گئی۔ کہ میری مدد کرو۔"

یہ سب کچھ کیا ہے ناگ بھیا! کہیں ہم کسی مصیبت میں کے منہ میں تو نہیں جا رہے؟"

لاش ناگ کو یہ سن کر بڑی خوشی ہوئی کہ عنبر تھیو سانگ اور جولی سانگ بھی سرائے میں نہیں ہیں۔ ماریکا اور اندیکا نے اپنا کام کر دیا تھا۔ مگر لاش ناگ ماریا کو ابھی وہاں سے باہر نہیں جانے دینا چاہتا تھا۔ وہ چارپائی پر اٹھ کر بیٹھ گیا اور بولا۔

"گھبراؤ نہیں ماریا بہن! کچھ نہیں ہو گا وہ لوگ خیریت سے ہوں گے۔ تم پریشان مت ہو۔"

ماریا نے کہا۔

"میں کنوئیں پر جا کر ان کا پتہ کرتی ہوں"

لاش ناگ ماریا کو صاف دیکھ رہا تھا۔ جلدی سے بولا۔

"ابھی مت جاؤ ماریا۔ میرا دل پھر ڈوبنے لگا ہے۔"

ماریا وہیں رک گئی۔ لاش ناگ اسے دیکھ رہا تھا۔ چمگادڑ کا خون پینے کے بعد لاش ناگ میں اتنی طاقت پیدا ہو گئی تھی کہ وہ غیبی ماریا کو بالکل صاف صاف دیکھ رہا تھا۔ ماریا لاش ناگ کے قریب آ گئی۔

"ناگ بھیا! ہم نہ جانے کتنی مدت سے ایک ساتھ سفر کر رہے ہیں۔ پہلے کبھی تمہاری ایسی حالت نہیں ہوئی اب کیا بات ہے؟"

لاش ناگ کی نظریں اپنے آپ ماریا کے چہرے پر گڑ گئیں ماریا بڑی حیران ہوئی۔ اسے ایسے لگا جیسے ناگ اسے دیکھ رہا ہے۔ جب وہ غیبی حالت میں ہوتی تھی تو کوئی اس کے چہرے پر یوں نگاہیں نہیں جماتا تھا۔ وہ کسی نظر آتی تو کوئی اس کے چہرے کو تکتا۔ مگر ناگ کی آنکھیں اس وقت ٹھیک ماریا کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں۔ ناگ نے بھی ماریا کے چہرے کو پڑھ لیا تھا۔ اس نے جلدی سے اپنی نظریں دوسری طرف کر لیں اور بولا۔

"ماریا بہن! فکرمند ہونے کی کوئی ضرورت نہیں یہ سب کچھ اس طلسم کی وجہ سے ہے جس کا مجھ پر ابھی تک اثر ہے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دو ایک روز میں یہ اثر ختم ہو جائے گا۔"

ماریا نے بڑی سنجیدگی سے پوچھا۔

"ایک بات سچ سچ بتاؤ گے ناگ؟"

لاش ناگ خبر دار ہو گیا۔ کہنے لگا۔

"ہاں ہاں پوچھو۔ کیا بات ہے؟"

ماریا نے کہا۔

"کیا تم مجھے دیکھ رہے ہو۔؟"

لاش ناگ زور سے ہنس پڑا۔ اور بولا۔

"بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے ماریا۔ میں تو تمہیں بالکل نہیں دیکھ رہا۔ تمہیں کیسے یہ خیال آیا؟"

ماریا نے سانس بھر کر کہا۔

"ناگ بھیا! تم جھوٹ بول رہے ہو۔ میں تمہاری دوست بھی ہوں۔ بہن بھی ہوں۔ سینکڑوں بلکہ ہزاروں سال سے ہم ایک دوسرے کے ساتھ سفر کر رہے ہیں۔ مجھ سے یہ بات چھپانے کی کیا ضرورت ہے؟ ایک بار پہلے بھی تو تم کسی بوٹی کے اثر سے مجھے دیکھ لیا کرتے تھے۔"

لاش ناگ جھٹ بولا۔

"وہ تو بوٹی کا اثر تھا ماریا بہن۔ اس بار جو مجھ پر جادو کیا گیا تھا اس کا یہ اثر تو ضرور ہوا ہے کہ ابھی تک تم

لوگ میری خوشبو بھی نہیں سونگھ سکتے مگر ایسا کوئی اثر نہیں ہوا کہ تم مجھے نظر آنے لگو۔"

ماریا چپ ہو گئی۔ لاش ناگ چہرے کو فکر مند بنا کر کہنے لگا۔

"ویسے ہمیں ان لوگوں کی تلاش شروع کر دینی چاہیئے آؤ اس کنوئیں پر جاتے ہیں۔ جہاں یہ سب لوگ گئے اور پھر واپس نہ آسکے۔"

ماریا کو کیا اعتراض ہو سکتا تھا اس نے صرف اتنا ہی کہا کہ تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ تم کوٹھڑی میں آرام کرو۔ میں کنوئیں پہ ان لوگوں کو دیکھ کر آتی ہوں۔ مگر لاش ناگ نہ مانا۔ کہنے لگا۔

"میں بالکل ٹھیک ہو گیا ہوں۔ آخر مجھے بھی تو اپنے بھائی بہنوں کی فکر ہے۔ میں تمہارے ساتھ ہی جاؤں گا۔"

لاش ناگ کوٹھڑی سے نکل کر سرائے کے باہر والے کنوئیں پر آ گیا۔ اس وقت رات کا پچھلا پہر شروع ہو گیا تھا لیکن اندھیرا ویسے ہی تھا۔ صرف آسمان پر کچھ ستارے پھیکے پڑنے لگے تھے۔ کنوئیں پر موت ایسا سناٹا طاری تھا۔ کوئی وہاں پر دکھائی نہیں دیتا تھا۔ لاش ناگ نے کنوئیں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"کیا یہی وہ کنواں ہے۔ جہاں کیٹی تھیوسانگ جولی سانگ گئے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھے ؟

"ہاں، ماریا نے کنوئیں کے قریب آتے ہوئے کہا۔

لاش ناگ نے جھک کر کنوئیں میں دیکھا۔ وہ ماریا کو اس کنوئیں میں نہ تو گرا سکتا تھا اور نہ گرانا چاہتا تھا اسے ماریا کو پرانی عمارت والی قبر کے پاس لے جانا تھا جس کے اوپر مینار بنا ہوا تھا۔ مگر شرط یہ تھی کہ ماریا زندہ اور نظر آنے والی حالت میں ہو۔ وہ غائب نہ ہو۔ اس کے لئے سارا پروگرام لاش ناگ نے ذہن میں سوچ رکھا تھا۔ لاش ناگ نے کنوئیں میں جھانکنے کے بعد ہوا میں انگلی اٹھاتے ہوئے کہا۔

"ٹھہرو۔ میں کسی سانپ سے مشورہ لیتا ہوں۔ ہو سکتا ہے سانپوں کو پتہ ہو کہ یہ لوگ کہاں چلے گئے ہیں"

ماریا بولی۔

"ہاں یہ ٹھیک رہے گا۔ جلدی سے کسی سانپ کو بلاؤ۔"

یہ بات لاش ناگ کو اچھی طرح معلوم تھی کہ وہ نہ تو خود سانپ بن سکتا ہے اور نہ کسی سانپ کو بلا سکتا ہے کیونکہ وہ نقلی ناگ تھا۔ اصلی ناگ تو گندھارا شہر کے پرانے قبرستان کی ایک قبر میں اس حالت میں پڑا تھا کہ اس کے سر میں کیل ٹھکا ہوا تھا

مگر وہ ڈرامہ کرنا بہت ضروری تھا۔ وہ کنوئیں کے پاس ہی ایک جگہ بیٹھ گیا۔ اور آنکھیں بند کر کے منہ ہی منہ میں بڑبڑانے لگا۔ ماریا حیران ہوئی کہ پہلے تو ناگ کسی سانپ کو بلاتا تھا تو اس کے منہ سے سانپ کی سیٹی ایسی آواز نکلتی تھی لیکن اس نے یہی سمجھا کہ شاید یہ بھی جادو کا اثر ہو۔

لاش ناگ تھوڑی دیر تک آنکھیں بند کیئے بیٹھا بڑبڑاتا رہا۔

پھر آنکھیں کھول دیں اور بولا۔

"ماریا! یہاں اِردگرد کوئی سانپ نہیں ہے۔ اگر ہوتا تو ناگ دیوتا کی آواز پر ضرور آجاتا"

ماریا نے کہا۔

"تو پھر کیا کرنا چاہیئے"

لاش ناگ اپنی اسکیم کے مطابق کہنے لگا۔

"یہ ٹھیک رہے گا میں کسی چمگادڑ کو بلا کر پوچھتا ہوں چمگادڑوں کو بھی بہت کچھ پتہ ہوتا ہے"

ماریا نے کہا۔

"مگر ناگ بھیا اس سے پہلے تو تم نے کبھی کسی چمگادڑ کو نہیں بلایا"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لاش ناگ بولا۔

"یہ اتفاق ہے کہ نہیں بلایا۔ ورنہ تم تو جانتی ہو کہ میں ناگ دیوتا ہوں کسی بھی جانور کو بلا سکتا ہوں۔"

ماریا نے کوئی جواب نہ دیا۔ لاش ناگ نے فوراً اپنے حلق سے چمگادڑ کی سیٹی کی تیز آواز نکالی۔ تین بار سیٹی کی آواز نکالنے پر چمگادڑ اندریکا خود وہاں پر چمگادڑ کی شکل میں آگئی۔ ماریا نے دیکھا کہ ایک بڑے سائیز کی چمگادڑ زمین پر آکر چمٹ گئی ہے۔

لاش ناگ نے اس سے پوچھا۔

"بتا میرے ساتھی کیٹی جولی سانگ تھیو سانگ اور عنبر کہاں ہوں گے۔ میں ناگ دیوتا ہوں۔"

ماریا کو صرف چمگادڑ کی دو تین سیٹیاں ہی سنائی دیں ہرش ناگ آگے سے ہوں ہوں ہی کرتا رہا۔ پھر بولا۔

"ٹھیک ہے۔ تمہارا شکریہ۔ اب تم جا سکتی ہو۔"

اندریکا چمگادڑ فوراً رات کی تاریکی میں اڑ گئی۔ ماریا نے پوچھا

"کیا اس چمگادڑ نے کچھ بتایا ناگ بھیا؟"

ہرش ناگ بولا۔

"اس چمگادڑ نے بتایا ہے کہ کیٹی عنبر جولی سانگ اور تھیو سانگ پر ایک زبردست جادو کر دیا گیا ہے اور وہ مینار والے مقبرے میں مینار کے آس پاس سیاہ پتھروں

کی شکل میں پڑے ہیں"

ماریا نے بے چینی میں کہا۔

"جلدی سے مینار والے مقبرے میں چلو ناگ بھیا ہمیں انہیں اس جادو سے نجات دلانی ہو گی ابھی چلو"

یہی تو لاش ناگ چاہتا تھا کہ ماریا اس کے ساتھ مینار والے مقبرے میں جائے۔ فوراً بولا۔

"ابھی چلو۔ مگر میں نے تمہیں بتایا نہیں کہ جادو کے اثر کی وجہ سے میرے جسم کی خوشبو بند ہوئی ہے تو میں اپنی جون بھی نہیں بدل سکتا مطلب یہ کہ میں عقاب یا سانپ کی شکل اختیار نہیں کر سکتا اس لئے مجھے تمہارے ساتھ گھوڑے پر سوار ہو کر جانا پڑے گا۔"

ماریا کیلئے یہ بھی ایک نئی بات تھی۔ کہنے لگی۔

"تم نے پہلے تو ایسا نہیں بتایا ناگ"

لاش ناگ ٹھنڈا سانس بھر کر بولا۔

"اب تمہیں کیا کیا بتاتا ماریا بہن! اس بار مجھ پر بڑا زہریلا جادو کیا گیا تھا مگر مجھے پوری امید ہے کہ ایک ہفتے کے اندر اندر میری ساری طاقت واپس آجائے گی۔ چلو۔ ہمیں وقت ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔ خدا جانے وہ لوگ کس حالت میں ہوں گے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لاش ناگ نے سرائے کی طرف چلنا شروع کر دیا۔ ماریا اس کے ساتھ ساتھ تھی۔ سرائے میں اس کا گھوڑا بندھا ہوا تھا۔ وہ گھوڑے پر بیٹھا اور مینار والے مقبرے کی طرف گھوڑے کو ڈال دیا۔ ماریا اس کے اوپر پرواز کر رہی تھی۔ شہر کی سڑکیں اندھیرے میں خالی پڑی تھیں۔ وہ گھوڑا دوڑاتا بہت جلد مینار والے مقبرے کے احاطے میں پہنچ گیا۔ گھوڑا ایک درخت سے باندھ کر مقبرے کے اندر آگیا۔ ماریا نے کہا۔

"اس مقبرے کے اندر سیاہ پتھر کہاں ہیں ناگ بھیا؟ مجھے تو یہاں کوئی سیاہ پتھر نظر نہیں آرہا۔"

پو پھٹ رہی تھی مگر مقبرے کے دروازے سے چھوٹے ہونے کی وجہ سے اندر ابھی اندھیرا تھا۔ لیکن ماریا تو اندھیرے میں بھی دیکھ سکتی تھی۔ لاش ناگ بھی سب کچھ دیکھ رہا تھا وہ اب ماریا کو اپنی نگاہ میں رکھے ہوئے تھا۔ اس نے اپنی جیب سے کالے علم کی مدد سے بنائی ہوئی کیل نکال کر اپنے ہاتھ میں چھپا لی تھی۔ وہ جانتا تھا کہ ماریا غیبی حالت میں ہے اور اس کے سر میں کیل گاڑنے کے لئے اسے پتھر یا ہتھوڑی کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ اس کیل کا طلسم اس مقبرے میں ہی چل سکتا تھا۔ وہ ماریا کو مقبرے کی پچھلی جانب لانا چاہتا تھا۔ وہ خود بھی جھک کر مینار والی قبر کے اردگرد سیاہ پتھروں

ڈھونڈ رہا تھا۔ کہنے لگا۔

"واقعی یہاں تو ایک بھی سیاہ پتھر نہیں ہے مگر چمگادڑ کو عظیم ناگ دیوتا کے آگے جھوٹ بولنے کی جرأت نہیں ہو سکتی۔ اس نے غلط نہیں کہا۔ سیاہ پتھروں کو اس جگہ ہونا چاہیئے۔"

ماریا نے پوچھا

"تم نے اچھی طرح سے سنا تھا نا؟ چمگادڑ نے کیا کہا تھا۔ ایک پھر بتانا مجھے۔"

لاش ناگ بولا۔

"چمگادڑ نے کہا تھا۔ کہ عنبر کیٹی جولی سانگ اور تھیو سانگ مینار والی قبر کے آس پاس سیاہ چھوٹے پتھروں کی شکل میں پڑے ہیں۔ اور ان پر بڑا زہریلا جادو کیا گیا ہے۔"

ماریا کہنے لگی۔ "یہ زہریلا جادو کیا ہوتا ہے ناگ بھیا؟"

ناگ نے کہا۔

"خدا جانے یہ کون سا جادو ہے۔ ہماری جانے بلا لیکن چمگادڑ جھوٹ نہیں بول سکتی۔ ہمارے ساتھی ضرور یہیں کہیں سیاہ پتھروں کی شکل میں موجود ہوں گے۔ ایسا کرتے ہیں دوسری طرف چل کر دیکھتے ہیں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لاش ناگ مینار کی دوسری طرف آگیا۔ یہاں ایک چھوٹا سا گڑھا تھا لاش ناگ نے ماریا کو دیکھا۔ وہ غیبی حالت میں مقبرے کے چھوٹے محرابی دروازے کی طرف دیکھ رہی تھی۔ جہاں سے باہر کا ویران باغ صاف نظر آرہا تھا۔ ہرش ناگ نے کہا۔

" ماریا! تم کدھر دیکھ رہی ہو۔ یہاں آؤ۔ میرے ساتھ پتھر تلاش کرو "

ماریا نے چونک کر لاش ناگ کی طرف دیکھا اور بولی۔

"ناگ! تمہیں کیسے پتہ چلا کہ میں دوسری طرف دیکھ رہی ہوں؟ ناگ بھیا! مجھے یقین ہے کہ تم مجھے دیکھ رہے ہو۔ مگر مجھ پر ظاہر نہیں کر رہے ہے"

لاش ناگ نے کہا۔

" ماریا! تم کس چکر میں پڑ گئی ہو۔ ان باتوں کو چھوڑو ہم یہاں عنبر کیٹی، جولی سانگ اور تھیو سانگ کو تلاش کرتے انہیں مصیبت سے نکالنے آئے ہیں یہ باتیں بعد میں کریں اب جلدی سے یہاں آکر میری مدد کرو"

لاش ناگ نے یونہی ایک جگہ سے پتھر اکھاڑنا شروع کر دیا۔ ماریا جلدی سے اس کے پاس آگئی۔ اس نے کہا۔

"کیا یہ پتھر تم سے نہیں اکھاڑا جا رہا ناگ؟

"بالکل نہیں" ناگ نے ماتھے پر سے فرضی پسینہ پونچھتے ہوئے کہا

ماریا ہنس کر بولی۔

"اس سے پہلے تمہیں اتنا کمزور بھی نہیں دیکھا تھا پیچھے ہٹ جاؤ۔ میں ایک سیکنڈ میں پتھر کو اکھاڑ دیتی ہوں مگر تم یہ پتھر اکھاڑ کر کیا کرو گے۔

ناگ نے کہا۔

"ہو سکتا ہے سیاہ پتھر اس کے نیچے پڑے ہوں تم اسے اٹھا کر پرے پھینک دو"

ماریا پتھر پر جھک گئی۔ یہ پتھر کافی بڑا تھا اور آدھے سے زیادہ زمین میں دھنسا ہوا تھا۔ لاش ناگ پیچھے ہٹ گیا طلسمی کیل اس نے اب اپنے سیدھے ہاتھ میں پکڑ لی تھی۔ اسے ماریا صاف نظر آرہی تھی۔ اگر ماریا اسے دکھائی نہ دے رہی ہوتی تو وہ ساری زندگی اس کے سر میں کیل نہ ٹھونک سکتا تھا۔ ماریا نے جھک کر پتھر کے گرد اپنے ہاتھ ڈالے ہی تھے۔ کہ ناگ نے بجلی ایسی تیزی سے آگے بڑھ کر ماریا کے جھکے ہوئے سر میں کیل دھنسا دی کیل ماریا کے سر میں اس طرح گھس گئی۔ جیسے جمے ہوئے دہی میں یا کھیر کے پیالے میں کوئی کیل اتار دیتا ہے۔

جونہی طلسمی کیل ماریا کے سر میں گیا اسے ایک جھٹکا سا لگا وہ زمین سے دو فٹ اوپر کو اچھلی اور ظاہر ہو گئی۔ وہ نظر آنے لگی۔ اور زمین پر گرتے ہی بے ہوش ہو چکی تھی۔ لاش ناگ کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ نمودار ہوئی اس نے دونوں بازو فضا میں پھیلا کر نعرہ لگایا "عظیم گنڈاپ! میں نے اپنا فرض پورا کر دیا۔"

اس کے ساتھ ہی لاش ناگ نے گہرا سانس کھینچ کر اپنا سینہ پھیلایا اور قبر کے مینار کو دیکھا۔ قبر کا مینار اپنے آپ قبر کے اوپر سے اٹھ کر ہوا میں بلند ہو گیا۔ وہاں غار کا زینہ نظر آنے لگا۔ لاش ناگ نے بے ہوش ماریا کو ہاتھوں میں اٹھایا اور قبر کی سیڑھیاں اتر کر غار میں داخل ہو گیا۔ غار میں دونوں جانب کھوپڑ کے چراغ جل رہے تھے۔ مگر ان کی روشنی دھندلی اور بوجھل تھی ہرش ناگ غار میں چلتا آگے جا کر مڑ گیا۔ اور بائیں جانب والے تنگ در میں سے نکل کر اس نیچی چھت والے دلان میں آ گیا جس کی دیوار کے ساتھ ساتھ تابوت کھڑے تھے۔ درمیان والا تابوت گنڈاپ کا تھا۔ لاش ناگ نے ماریا کو وہیں زمین پر رکھ دیا۔ اور دونوں ہاتھ سینے پر باندھ کر بولا۔

"عظیم گنڈاپ کا حکم پورا ہو گیا۔ عظیم گنڈاپ کا حکم پورا ہو گیا۔ صدیوں سے سفر کرنے والے اس کے دشمن اب اس کی قید میں ہیں۔"

سامنے والے کھڑے تابوت کا دروازہ اپنے آپ کھلا اور اس میں سے مردہ آنکھوں اور سانپوں والا گنڈاپ نمودار ہوا اس کی گردن

میں نیلے سانپ پڑے تھے جو بار بار اس کی گردن اور چہرے پر ڈس رہے تھے۔ ایک نیلا سانپ اس کے ہاتھ میں تھا جس سے وہ کسی وقت اپنے ہونٹ ڈسوا لیتا تھا۔ وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا دالان کے وسط میں آ کر کھڑا ہو گیا۔ ماریا بے ہوش پڑی تھی گنڈاپ نے اس کی طرف دیکھا اور پھر لاش ناگ کی طرف متوجہ ہو کر بولا۔

"تم نے اپنا فرض پورا کر دیا اب تم واپس اپنی چمگادڑوں کی دنیا میں جا سکتے ہو۔"

لاش ناگ نے جھک کر سلام کیا اور دوسرے لمحے وہ سیاہ بڑا چمگادڑ بن کر دالان کی نیم تاریک فضا میں گم ہو گیا۔ گنڈاپ نے اپنا نیلے سانپ والا ہاتھ اوپر اٹھا کر حلق سے ایک ڈراؤنی آواز نکالی اس آواز کے ساتھ ہی چار لاشوں کے ہیولے نمودار ہوئے۔ گنڈاپ نے کہا۔

"ماریا کو بھی اس کے ساتھیوں کے پاس پہنچا دو اسے بھی تابوت میں بند کر دو۔"

چاروں لاشوں کے ہیولے آگے بڑھے انہوں نے ماریا کو اٹھایا اور دیوار کے ساتھ جو تابوت سیدھے کھڑے تھے ان میں سے ایک خالی تابوت میں سیدھا کھڑا کر کے تابوت کا دروازہ بند کر دیا۔ گنڈاپ نے حکم دیا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"دوسرے تابوت کھول کر دکھاؤ۔ میں اپنے دُشمنوں کو ایک نظر دیکھنا چاہتا ہوں"

چاروں لاشوں کے ہیولے دوسرے تابوتوں کی طرف بڑھے انہوں نے دیوار کے ساتھ کھڑے پانچ تابوت کھول دیئے اُن میں سے ایک تابوت میں عنبر، دوسرے میں جولی سانگ، تیسرے میں تھیو سانگ اور چوتھے میں کیٹی بے ہوش موجود تھی ساتھ والے تابوت میں اب ماریا آگئی تھی۔ گنڈاپ نے ان کو اپنی مُردہ آنکھوں سے غور سے دیکھا۔ پھر ایک بھیانک قہقہہ لگایا اس قہقے کی گونج سے غار میں ایک زلزلہ سا آگیا۔ اور تابوت ہلنے لگے اور لاشوں کے ہیولے ایک دم فرش پر بیٹھ گئے۔

گنڈاپ نے اپنے ہاتھ والے نیلے سانپ کو زمین پر پھینکتے ہوئے حکم دیا۔

"نیلے سانپ! آج تم مقبرے کے اندر قبر کے پاس پہرہ دو گے"

نیلا سانپ اسی وقت رینگتا ہوا غار میں سے نکل کر سیڑھیوں پر سے گذرتا باہر مقبرے کی مینار والی قبر کے پاس آکر ایک بڑے پتھر کے اندر گھس کر چھپ گیا اور پہرہ دینے لگا۔ جب نیلا سانپ چلا گیا تو گنڈاپ نے چاروں لاشوں کے ہیولوں کو حکم دیا کہ وہاں سے چلے جاؤ۔ لاشوں کے ہیولے ادب سے تعظیم بجا لا کر

وہاں سے چلے گئے اُن کے جانے کے بعد گنڈاپ سب سے پہلے عنبر کے تابوت کے پاس آیا۔ عنبر تابوت میں حالت بے ہوشی میں بالکل سیدھا کھڑا تھا۔ گنڈاپ نے عنبر کی گردن میں اپنا ایک نوکیلا دانت گاڑ کر اس کا تھوڑا سا خون پیا اور پھر تھیو سانگ کے تابوت کے سامنے آگیا۔ اس طرح اس نے عنبر تھیو سانگ، کیٹی، جولی سانگ اور ماریا...... سب کی گردنوں میں اپنا نوکیلا دانت گاڑ کر تھوڑا تھوڑا خون پی لیا۔ پھر اس نے تمام تابوت بند کر دیئے۔ اور نیلے سانپوں کو اپنی گردن سے اتار کر دالان کے فرش پر ڈال دیا۔ سارے سانپ کُنڈلیاں مار کر بیٹھ گئے۔ اور گنڈاپ کی طرف پھن اٹھا کر تکنے لگے گنڈاپ نے کہا۔

"میرے غلام نیلے سانپو! آج سے تم ان تابوتوں کے پہرے دار ہو۔ خبردار کوئی باہر کا آدمی، کوئی عورت کسی طلسم کے ذریعے اندر آکر ان تابوتوں کو ہاتھ نہ لگانے پائے۔ میں نے تم کو طلسم کی بے پناہ طاقت دے رکھی ہے"

تمام سانپوں نے سر جھکائے اور ایک آواز ہو کر بولے "عظیم گنڈاپ کا حکم پورا کیا جائے گا ہم یہاں آنے والے کو زندہ نہیں چھوڑیں گے"

شاباش" گنڈاپ نے اپنا ہاتھ بلند کر کے کہا۔ اب میں جاتا ہوں" گنڈاپ خاموشی سے قدم اٹھاتا دالان سے نکل کر غار

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں آ گیا اس غار میں ایک اور تنگ و تاریک کوٹھڑی تھی اس کوٹھڑی میں بڑی موم بتی ایک انسانی کھوپڑی پر رکھی جل رہی تھی۔ گنڈاپ نے کھوپڑی کے گرد منتر پڑھتے ہوئے سات چکر لگائے۔ پھر موم بتی کے شعلے پر ایک سفوف پھینکا شعلے میں سے نسواری رنگ کا دھواں نکلنے لگا۔ گنڈاپ نے اپنے جسم پر اس دھوئیں کو اس طرح ملنا شروع کیا جیسے وہ اس میں نہا رہا ہو۔ عجیب بات تھی کہ سارا دھواں گنڈاپ کے جسم میں جذب ہو گیا۔ اور موم بتی اپنے آپ بجھ گئی۔ گنڈاپ کا سارا جسم نسواری ہو گیا۔ اب وہ ایک لاش کی بجائے زندہ انسان بن گیا تھا۔ لیکن اصل میں مردہ ہی تھا۔ یہ طلسمی دھوئیں کا اثر تھا کہ وہ زندہ انسانوں کی طرح لگنے لگا تھا۔ اس کا لباس بھی عام انسانوں ایسا ہو گیا تھا۔ سر پر گھنگریالے سیاہ بال اگ آئے تھے وہ غار میں گذرتا مینار والی قبر کی سیڑھیوں میں سے باہر نکل آیا اسے دیکھ کر پہرے دار نیلے سانپ نے اپنا پھن جھکا دیا۔ گنڈاپ نے مقبرے کے باہر دیکھا۔ دن کی روشنی پھیل رہی تھی۔ اس کے نکلنے کے بعد مینار والی قبر اس طرح بند ہو گئی تھی۔ گنڈاپ چہرے اور لباس سے ایک سوداگر لگتا تھا۔ وہ گندھارا شہر کی سرائے کی طرف چل پڑا۔

○

سانس پینے والا

گنڈاپ کی ایک جیب سونے کے سکوں سے بھری ہوئی تھی۔

سرائے میں اس نے ایک برق رفتار گھوڑا خریدا اور اس پر سوار ہو کر ملک ایران کی طرف روانہ ہو گیا۔ اس وقت جیسا کہ ہم پہلے بھی لکھ چکے ہیں۔ ایران پر اسکندر اعظم کے ایک جرنیل بائیلو کی حکومت تھی۔ اسکندر اعظم مر چکا تھا اور اس نے جتنے علاقے فتح کیے تھے ان پر اس کے جرنیلوں نے قبضہ کر لیا تھا۔ اور اب وہی حکومت کرتے تھے گنڈاپ کے ذہن میں ایک منصوبہ تھا۔ یہ منصوبہ ملک ایران پر قبضہ کرنے کا تھا۔ گنڈاپ نے عنبر ماریا جولی ناگ تھیو سانگ اور کیٹی کا تھوڑا تھوڑا خون پی لیا تھا۔ اور اس میں ان سب کی طاقتیں آ گئی تھیں۔ ناگ کی طاقت اس میں اسی وقت آ گئی تھی جب اس کے حکم سے اصلی ناگ کے سر میں کیل ٹھونک کر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اسے گندھارا کے پرانے مقبرے والے قبرستان کی ایک قبر میں دفن کر دیا گیا تھا۔ گنڈاپ جب شہر سے باہر نکلا تو اس نے ماریا کی طاقت کو استعمال میں لاتے ہوئے ماریا کا تصور کیا اور گھوڑے سمیت غائب ہو کر فضا میں پرواز کرنے لگا وہ ہوا میں بجلی کی رفتار کیساتھ اڑتا چلا جا رہا تھا۔ گندھارا سے ایران تک کا سفر اس زمانے میں قافلے تین دنوں میں طے کیا کرتے تھے لیکن گنڈاپ گھوڑے سمیت غائب ہو کر پرواز کرتا ہوا آدھے گھنٹے میں ایران کے دارلحکومت پرسی پولس پہنچ گیا۔

پرسی پولس اس زمانے کے ایران کا بہت بڑا عظیم الشان دارلحکومت تھا۔ اس شہر کی سڑکیں کشادہ تھیں اور مکان کئی منزلہ ہوتے تھے جاگیرداروں اور امرا کی حویلیوں کے باہر دربان صبح و شام پہرہ دیتے تھے۔ بازار روم بابل ہندوستان اور مصر کے قسم قسم کے قیمتی سامان سے بھرے ہوئے تھے لوگ خوشحال تھے۔ لیکن یونانی جرنیل مائیلو ایران کی دولت سمیٹ کر یونان کے شہر دلی میں پہنچا رہا تھا۔ وہ ظالم نہیں تھا مگر لوٹ مار میں اس کا جواب نہیں تھا۔

ایران کے خزانے میں جس قدر سونا اور قیمتی ہیرے جواہرات تھے وہ سب کے سب اس نے یونان پہنچا دیئے تھے۔ اور اب دوسرے علاقوں سے جو خراج آتا تھا۔ اس پر اور لوگوں پر لگائے

گئے ٹیکس اور لگان پر حکومت چلا رہا تھا۔ اس نے اپنے آپ کو سکندر کی طرح دیوتا مشہور کر رکھا تھا۔ اور درباری اس کے آگے سجدہ کرتے تھے۔ یہ مکروہ رسم ایران میں آتش پرستی کے زمانے سے چلی آ رہی ہے۔ بعد میں جب اسلام کا نور ایران میں پھیلا تو لوگوں کو اس مکروہ رسم سے نجات ملی اور لوگ ایک خدا کے آگے سجدہ کرنے لگے۔

ایران کے دارلحکومت پرسی پولس میں داخل ہونے سے کچھ دیر پہلے گنڈاپ نے اپنے آپ کو ظاہر کر دیا۔ اس وقت وہ شہر کے دروازے سے کچھ فاصلے پر ایک ویران چٹیل میدان میں سے گذر رہا تھا وہ گھوڑے سمیت نیچے زمین پر آ گیا اور عظیم الشان ایرانی شہر پرسی پولس کے دروازے کی طرف بڑھا۔ لباس سے وہ سوداگر معلوم ہوتا تھا۔ شہر میں آتے ہی وہ ایک سرائے میں جا کر اتر گیا۔ سونے کے سکے اس نے ایرانی سونے کی مہروں میں تبدیل کروا لئے اور ایک دن اور رات سرائے میں آرام کیا۔ اس دوران وہ اپنے منصوبے پر غور کرتا رہا۔ دوسرے دن اس نے پہلا کام یہ کیا کہ شہر کے ایک خوشنما باغ کے کنارے ایک عالیشان مکان خرید کر اسے قالینوں وغیرہ سے سجا دیا یہاں اس نے اپنے آپ کو یمن کا سوداگر ظاہر کیا جو ایران میں تجارت کی غرض سے آیا تھا۔ حویلی میں اس نے نوکر چاکر بھی رکھ لیئے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ایک ایرانی کنیز رخشی کو بھی اس نے ملازم رکھ لیا یہ کنیز ایک یتیم لڑکی تھی اور اس کے چچا نے اُسے پالا تھا۔ چچا نے دیکھا کہ یمن کا ایک سوداگر شہر میں مکان خرید کر رہنے لگا ہے اور اسے ایک کنیز کی ضرورت ہے۔ تو وہ رخشی کو گنڈاپ کے پاس نوکر رکھوا گیا۔ وہ خود بھی اس لڑکی سے پیچھا چھڑانا چاہتا تھا۔

گنڈاپ نے اپنے آپ کو یہ بھی مشہور کر دیا کہ وہ سانپ کے کاٹے کا علاج بھی کر لیتا ہے۔ اگر کسی کو کوئی سانپ کاٹ جائے تو وہ اس آدمی کو پھر سے زندہ کر سکتا ہے
اب گنڈاپ کے ساتھ ایک بہت بڑا مسئلہ تھا۔ مسئلہ یہ تھا کہ لاش سے زندہ حالت میں آجانے کے بعد اب اس کے لئے لازم ہو گیا تھا۔ کہ وہ ہفتے میں ایک دن یعنی منگل کی رات کو کسی ایک سال کے بچے کا سانس پیئے۔ سانس پینے کا مطلب یہ تھا کہ جس لڑکے کا وہ سانس پیئے گا۔ وہ مرے گا تو نہیں لیکن وہ زندہ بھی نہیں رہے گا۔ بے جان حالت میں قیامت تک ویسے ہی پڑا رہے گا۔ یہ حالت موت سے بھی بدتر تھی مگر گنڈاپ کے لئے ضروری تھا کہ وہ ہر منگل کی رات کو ایک چھ سات سالہ بچے کا سانس پیئے۔ اگر وہ سانس نہیں پیتا تو اس کی ساری طاقت زائل ہو جاتی اور وہ پھر سے ایک لاش بن

کر واپس اپنے تابوت میں چلا جاتا اور یہ اسے کبھی گوارا نہیں تھا۔

منگل ابھی دور تھا۔ تین دن باقی تھے۔ گنڈاپ نے اپنی حویلی کے ارد گرد گھوم پھر کر دیکھ لیا تھا کہ وہاں کئی ایک چھ سات سال کے بچے رہتے تھے۔ گنڈاپ نے اپنے محلے کے ایک بچے کو اپنی خوراک بنانے کے لئے چن لیا تھا اس بچے کی عمر ساڑھے چھ سال تھی۔ اور وہ بڑا پیارا بچہ تھا وہ شام کے وقت اپنے گھر کے قریب ہی ایک باغ میں دوسرے لڑکوں کے ساتھ کھیلتا تھا منگل کی شام کو گنڈاپ غائب ہو کر باغ میں پہنچ گیا۔ لڑکا دوسرے بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ گنڈاپ اس کے قریب گیا۔ اور اس کی گردن پر ہاتھ رکھ دیا۔ چونکہ گنڈاپ میں ماریا کی طاقت آ چکی تھی۔ اس لئے لڑکا گنڈاپ کا ہاتھ لگتے ہی غائب ہو گیا۔ گنڈاپ اسے کاندھے پر ڈال کر اپنی حویلی کے تہہ خانے میں لے آیا۔ لڑکا غائب ہو کر بے ہوش ہو گیا تھا۔ گنڈاپ نے اسے تہہ خانے میں ایک تخت پر لٹا دیا اب اُسے آدھی رات ہونے کا انتظار تھا۔ وہ اُوپر اپنے خاص کمرے میں آ گیا۔ وہ پلنگ پر بیٹھا ہی تھا کہ کنیز رخشی نے آ کر ادب سے سلام کیا۔ اور کہا۔

" مالک! اگر اجازت ہو تو آپ کے لئے قہوہ لاؤں؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

گنڈاپ نے رخشی کی طرف دیکھا اور ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ابھی جاؤ۔ قہوہ میں کھانا کھانے کے بعد پیوں گا۔"

رخشی کنیز ادب سے سلام کر کے کمرے سے نکل گئی۔ جب رات ہو گئی تو گنڈاپ نے چونکہ ابھی تک کسی بچے کا سانس نہیں پیا تھا۔ اس لئے اس کی طبیعت خراب سی ہونے لگی تھی وہ اپنے اندر کمزوری محسوس کر رہا تھا۔ وہ بے تابی سے رات آدھی گذرنے کا انتظار کرنے لگا۔ جب رات آدھی گذر گئی تو وہ اپنے خاص کمرے کے پلنگ پر سے اٹھا اور برآمدے میں سے ہوتا ہوا خفیہ سیڑھیاں اتر کر تہہ خانے میں آگیا تہہ خانے میں شمع روشن تھی۔ لڑکا تخت پر ابھی تک بے ہوش پڑا تھا اس کا سانس چل رہا تھا۔ گنڈاپ کی طبیعت سخت بے چین ہو رہی تھی۔ وہ اتنی کمزوری محسوس کر رہا تھا کہ اسے لگتا تھا کہ ابھی لاش بن جائے گا۔ اس نے جلدی سے لڑکے کے منہ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔ پھر اپنا منہ بند کر کے زور سے اندر کی طرف سانس کھینچا۔ لڑکے کا سانس گنڈاپ کے ہاتھ کی رگوں میں سے ہوتا ہوا اس کے سینے میں پہنچ گیا۔ گنڈاپ نے اس لڑکے کے سانس کو اپنے جسم میں اپنے خود ہی جذب کر لیا اور پھر اپنا ہاتھ لڑکے کے منہ پر سے ہٹا لیا۔ گنڈاپ کے جسم میں پھر سے طاقت

آگئی تھی مگر لڑکا مردہ اور بے جان ہو کر پڑ گیا تھا۔

لڑکے کا سانس پینے اور تازہ دم ہونے کے بعد گنڈاپ خفیہ تہہ خانے سے نکل کر اپنے کمرے میں آ کر گہری نیند سو گیا۔ دوسرے دن محلے میں شور مچ گیا۔ کہ لڑکا غائب ہے ہر ایک کی زبان پر یہی تھا کہ لڑکا شام کو باغ میں کھیلنے گیا تھا پھر واپس نہیں آیا۔ اس کے دوستوں نے بتایا کہ وہ ان کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ اچانک غائب ہو گیا۔ کسی کو یقین نہیں آ رہا تھا۔ ماں باپ کی حالت دیکھی نہیں جاتی تھی کوتوال شہر نے آ کر لڑکوں کے بیانات قلم بند کیے۔ ہر ایک سے پوچھ گچھ کی اور لڑکے کی تلاش شروع ہو گئی۔ مگر لڑکے کا کچھ پتہ نہ چلا۔ کنوؤں میں ڈول ڈال کر دیکھا گیا لڑکے کی لاش تک نہ ملی۔

گنڈاپ پر کسی کو شبہ تک نہیں ہو سکتا تھا وہ محلے کا امیر سوداگر تھا۔ اور غریبوں میں اکثر خیرات کرتا رہتا تھا تیسرے روز گنڈاپ نے ایران کے یونانی بادشاہ مائیلو پر اپنا اثر جمانے کے لئے سوچی سمجھی ترکیب پر عمل کیا۔ دوپہر کے وقت جبکہ آسمان پر بادل چھا رہے تھے۔ گنڈاپ اپنے خاص کمرے میں آگیا اس نے دروازہ اندر سے بند کر لیا۔ پھر وہ پلنگ کے پاس قالین پر بیٹھ گیا اور منتر پڑھا۔ اس کے سامنے ایک نیلا سانپ کنڈلی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

مار کر بیٹھا ظاہر ہو گیا۔ گنڈاپ نے اس کی طرف دیکھ کر کہا
"کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں نے تمہیں کس لئے بلایا ہے؟"
نیلے سانپ نے کہا۔

"میں جانتا ہوں عظیم گنڈاپ۔"

گنڈاپ نے کہا۔ "تو پھر جاؤ اور جو کام تمہیں دیا گیا ہے اُسے پورا کرو اور جب میں کہوں تو میرے سامنے آجاؤ۔"

نیلا سانپ پھن جھکا کر بولا۔

"جو حکم گنڈاپ بادشاہ!"

نیلا سانپ غائب ہو گیا۔ گنڈاپ نے کھانا کھایا اور باہر جانے لگا تو ایرانی کنیز رخشی نے ادب بجا لا کر کہا۔

"مالک! رات کو آپ کے کھانے کے لئے کیا پکایا جائے۔"

گنڈاپ نے کہا۔

"جو جی چاہے بنوا لینا۔ میں سوداگری کیلئے بازار جا رہا ہوں۔"

گنڈاپ گھوڑے پر سوار ہوا اور پرسی پولس کے بازاروں کی طرف چل پڑا۔ وہ ایک ایسی مارکیٹ میں آ گیا۔ جہاں قالینوں کا کاروبار ہوتا تھا۔ وہ یہاں پہلے بھی دو چار بار آ چکا تھا اور

دکانداروں کو معلوم تھا کہ گنڈاپ ایک مصری تاجر ہے اور قالینوں کا کاروبار بھی کرتا ہے۔ گنڈاپ جان بوجھ کر اس بازار میں آیا تھا۔ کیونکہ یہ بازار شاہی محل کے قریب ہی تھا۔ بازار میں سپاہی بھی چل پھر رہے تھے گنڈاپ ایک دکان پر بیٹھا دکاندار سے باتیں کر رہا تھا۔ اور اس کی نگاہ بازار میں سپاہیوں کا جائزہ بھی لے رہی تھی۔ اسے معلوم تھا کہ یہ لوگ ابھی گھبرا کر اِدھر اُدھر بھاگتے نظر آئیں گے۔ نیلے سانپ نے اب تک اپنا کام کر دیا ہو گا۔ اور ایسا ہی ہوا۔ گنڈاپ دکاندار کے پاس بیٹھا باتیں کر رہا تھا کہ سامنے کی طرف سے دو سپاہی بھاگتے ہوئے آئے۔ انہوں نے باقی کے سپاہیوں سے کوئی بات کی اور وہ بھی گھبرا کر دوسری طرف نکل گئے۔ یہ صورتِ حال دیکھ کر گنڈاپ نے دکاندار سے اجازت طلب کی۔ اور بازار کی دوسری طرف چل دیا۔ وہ گھوڑے پر سوار تھا۔ بازار سے باہر نکلا تو کچھ فاصلے پر یونانی بادشاہ ہانیلو کا شاہی محل کا بڑا دروازہ اور اُونچی دیوار دکھائی دینے لگی۔

گنڈاپ نے شاہی محل کی طرف گھوڑا بڑھا دیا گھوڑا قدم قدم چل رہا تھا۔ ایک سپاہی کچھ گھبرایا ہوا قریب سے گذرا تو گنڈاپ نے اس سے پوچھا کہ کیا بات ہے۔ وہ اتنا گھبرایا ہوا کیوں ہے؟ سپاہی نے کوئی جواب نہ دیا اور گھوڑا دوڑاتا آگے نکل گیا گنڈاپ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

شاہی محل کے گیٹ کی طرف آگیا اور ایک جانب ہو کر درخت کے نیچے گھوڑے سے اتر گیا۔ اس کی نظریں شاہی محل کے دروازے پر لگی تھیں۔ دروازہ تھوڑا سا کھلا تھا۔ دربان بھی بے چینی سے اِدھر اُدھر ٹہل رہا تھا۔

اتنے میں ایک عورت جس نے سیاہ چادر اوڑھ رکھی تھی محل کے گیٹ سے باہر نکل کر شہر کی طرف آنے لگی۔ جب وہ گنڈاپ کے قریب سے گزری تو گنڈاپ جلدی سے اس کے سامنے آ گیا۔ اور بولا۔

"بہن! تم بہت گھبرائی ہوئی ہو۔ کیا بات ہے۔ مجھے بتاؤ۔ شاید میں تمہاری کوئی مدد کر سکوں۔"

عورت شاہی خادمہ تھی۔ اس نے گنڈاپ کی طرف دیکھا اور بولی

"ملکہ صاحبہ کو سانپ نے ڈس دیا ہے۔ ان کی حالت خراب ہو رہی ہے۔ شاہی حکیم بھی بے بس ہے۔ میں دوسرے حکیم کو بلانے جا رہی ہوں۔"

گنڈاپ دل میں بڑا خوش ہوا نیلے سانپ نے اپنا فرض پورا کر دیا تھا۔

گنڈاپ نے کہا۔

"بہن! یہ تو کوئی پریشانی کی بات ہی نہیں ہے۔ میں سانپ کے کاٹے کا علاج جانتا ہوں۔ تم مجھے ملکہ کے پاس لے چلو

بس ایک لمحے میں ان کو ٹھیک کر دوں گا۔"

شاہی خادمہ کو پہلے تو یقین نہ آیا۔ پھر ڈوبتے کو تنکے کا سہارا سمجھ کر بولی۔

"کیا واقعی تم ملکہ صاحبہ کا علاج کر سکو گے؟ یاد رکھو اگر تم علاج کرنے میں ناکام رہے تو تمہاری گردن کاٹ ڈالی جائے گی۔"

گنڈاپ کہنے لگا۔

"میں سب کچھ جانتا ہوں بہن۔ تم مجھے ملکہ صاحبہ کے پاس لے چلو۔ میں ان کا علاج کر لوں گا۔ میں سانپ کے کاٹے کا علاج کر لوں گا۔ میں سانپ کے کاٹے کا علاج جانتا ہوں۔"

چنانچہ شاہی خادمہ گنڈاپ کو شاہی محل میں لے گئی یونانی جرنیل بادشاہ مائیلو پریشانی کے عالم میں شاہی ملکہ کے بستر کے پاس بیٹھا تھا۔ شاہی کنیزیں اور شہزادی نیلوفر ایک طرف اداس سر جھکائے بیٹھی تھیں۔ شہزادی نیلوفر ملکہ کی اکلوتی بیٹی تھی۔ ملکہ کا سارا جسم نیلا پڑ گیا ہوا تھا۔ اس کا کوئی کوئی سانس آ رہا تھا۔ شاہی حکیم قریب ہی بیٹھا تھا ایک خاص دوائی تیار کر رہا تھا اتنے میں شاہی خادمہ نے آ کر اطلاع کی کہ ایک آدمی جو سوداگر ہے کہتا ہے کہ میں ملکہ سلامت کو صحت یاب کر دوں گا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

وہ حاضری کی اجازت چاہتا ہے بادشاہ سلامت۔ بادشاہ مائیلو بے حد غم زدہ تھا اس نے فوراً کہا۔

"اسے جلدی اندر لاؤ۔ جلدی لاؤ۔"

شاہی خادمہ نے اسی وقت گنڈاپ کو پیش کر دیا۔ بادشاہ مائیلو نے گنڈاپ کی طرف دیکھا اور پوچھا۔

"کیا تم ملکہ کا علاج کر لو گے؟"

گنڈاپ نے سر جھکا کر کہا۔

"کیوں نہیں بادشاہ سلامت۔ میں اس سے پہلے کئی ایسے آدمیوں کی جان بچا چکا ہوں جن کو بہت زہریلے سانپوں نے کاٹا تھا"

بادشاہ نے کہا۔

"کیا تمہیں یہ بھی معلوم ہے کہ اگر تم علاج نہ کر سکے تو تمہارا کیا حشر ہو گا۔؟ کیونکہ ہم ملکہ کی زندگی سے ناامید ہو چکے ہیں۔"

گنڈاپ نے جھک کر کہا۔

"میں جانتا ہوں بادشاہ سلامت میری گردن کاٹ دی جائے گی۔"

بادشاہ نے کہا۔ "تو پھر علاج شروع کرو"

گنڈاپ آگے بڑھ کر ملکہ کے شاہی پلنگ کے قریب چاندی کی چوکی پر بیٹھ گیا۔ اس نے جھک کر یونہی جھوٹ موٹ ملکہ کی آنکھوں

کو دیکھا اور بادشاہ کی طرف متوجہ ہو کر بولا۔

"بادشاہ سلامت! میری ایک شرط ہے"

"وہ کیا؟ جلدی بتاؤ" بادشاہ مائیلو نے پوچھا۔

گنڈاپ کہنے لگا۔

"سوائے آپ کے یہاں سے ہر آدمی کو باہر بھیج دیا جائے۔"

بادشاہ نے اسی وقت سب کو وہاں سے چلے جانے کا حکم دیا شاہی حکیم۔ شاہی خادمہ، کنیزیں اور شہزادی نیلوفر بھی وہاں سے چلی گئیں۔ جب شاہی خواب گاہ میں صرف ملکہ گنڈاپ اور بادشاہ ہی رہ گئے۔ ملکہ کے سانس اب اور زیادہ اکھڑ گئے تھے اور لگتا تھا کہ وہ مر جائے گی۔ بادشاہ نے ملکہ کی حالت دیکھ کر گنڈاپ سے کہا

"تم دیر کر رہے ہو۔ جو علاج کرنا ہے جلدی کرو اگر ملکہ تمہاری موجودگی میں مر گئیں تو میں تمہیں جلاد کے حوالے کر دوں گا۔"

گنڈاپ نے کہا۔

"بادشاہ سلامت آپ گھبرائیں بالکل نہیں میرے ایک سوال کا جواب دیں۔ جس سانپ نے ملکہ صاحبہ کو ڈسا تھا اس کا رنگ نیلا تھا کیا؟"

بادشاہ نے تعجب کے ساتھ جواب دیا۔

ہاں ہاں نیلا ہی تھا۔ یہی رنگ ملکہ نے مجھے بتایا تھا وہ نہ جانے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

شاہی خواب گاہ میں کہاں سے اچانک آ گیا اور اس
نے ملکہ کو ڈس دیا ۔"

گنڈاپ نے کہا۔

"بس مجھے یہی پوچھنا تھا اب میں سمجھ گیا ہوں
کہ اس سانپ کا علاج کیا ہو سکتا ہے۔ بادشاہ سلامت!
آپ خوش قسمت ہیں کہ میں اس شہر میں سوداگری
کرنے آیا ہوا ہوں اور یہاں موجود تھا ورنہ یہ
ایک ایسا سانپ تھا کہ اس کے کاٹے کا دنیا میں
کوئی علاج نہیں ہے ۔"

بادشاہ مائیلہ نے بے چین ہو کر کہا۔

"تم باتیں بند کرو اور ملکہ کا علاج شروع کرو"
گنڈاپ نے کہا۔

"علاج شروع ہو چکا ہے بادشاہ سلامت"

اور اس کے ساتھ ہی گنڈاپ نے منہ میں کچھ منتر پڑھ
کر خواب گاہ کے بند دروازے کی طرف پھونک ماری
اور بلند آواز میں کہا ۔

"واپس آؤ ۔ واپس آؤ ۔ جو کچھ تم نے کیا ہے
اس کی معافی مانگو ۔ واپس آ جاؤ ۔"

بادشاہ حیرانی سے گنڈاپ کی طرف دیکھ رہا تھا کہ

یہ کس کو آواز دے رہا ہے۔ کس کو بلا رہا ہے گنڈاپ
کی آنکھیں خواب گاہ کے دروازے کی طرف لگی تھیں
بادشاہ بھی دروازے کی طرف تکنے لگا۔ اچانک اس نے دیکھا
کہ ایک نیلا سانپ پھن اٹھائے ان کی طرف رینگتا ہوا چلا
آ رہا ہے۔ بادشاہ تو حیرت کے مارے ہکا بکا ہو کر
رہ گیا کہ یہ سانپ کہاں سے آ گیا۔ نیلا سانپ گنڈاپ
کے سامنے آ کر رک گیا۔ اس نے اپنا پھن نیچے جھکا لیا
اور سانپ کی زبان میں بولا۔

"گنڈاپ بادشاہ کو آداب ۔ پہلا فرض پورا کر دیا
ہے اب دوسرا فرض پورا کرنے آ رہا ہوں
فرمائیے کیا حکم ہے؟"

گنڈاپ نے سانپ کی زبان میں اسے کہا۔

"میں جیسے حکم دوں ویسے ہی کرنا ۔"

اور اپنی انسانی زبان میں صرف بادشاہ کو
سنانے کے لئے بولا ۔

"تمہیں ملکہ کو ڈسنے کی جرأت کیسے ہوئی؟
گستاخ! میں تمہیں غائب کر کے ایسی جگہ بھیجوں
گا کہ جہاں سے تم زندگی بھر واپس اس
دنیا میں نہ آ سکو گے ۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پھر سانپ کی زبان میں کہا۔

"ملکہ کا سارا زہر چوس لو۔"

"جو حکم گنڈاپ عظیم"!

یہ کہہ کر نیلا سانپ ملکہ کے پلنگ کی طرف بڑھا

بادشاہ مائیلو نے قدرے اضطراب کے ساتھ کہا۔

"یہ سانپ ملکہ کی طرف کیوں بڑھ رہا ہے"؟

گنڈاپ نے کہا۔

"حضور انور! یہ ملکہ کے جسم سے سارا زہر چوس لے گا۔ اسی سانپ نے ملکہ کو ڈسنے کی گستاخی کی تھی اور اب یہی سانپ ملکہ کے جسم میں داخل کیا ہوا اپنا زہر واپس نکال لے گا۔"

بادشاہ مائیلو جو کچھ دیکھ رہا تھا وہ اس نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ سانپوں کے قصّے کہانیاں اس نے بہت سنی تھیں مگر آج ایک سانپ کو اپنی آنکھوں سامنے دیکھ رہا تھا۔ کہ وہ اپنا ہی زہر چوسنے آ رہا تھا پہلے تو ایرانی بادشاہ مائیلو کو یقین نہ آیا۔ مگر جب نیلے سانپ نے ملکہ کی پنڈلی پہ منہ رکھ کر زہر چوسنا شروع کر دیا۔ تو وہ دنگ رہ گیا دیکھتے دیکھتے نیلے سانپ نے ملکہ کے جسم سے سارا زہر چوس لیا اور ملکہ کے جسم کا رنگ جو پہلے نیلا پڑ گیا تھا اب پھر گورا ہو

اور نیلے سانپ نے اپنا منہ پیچھے ہٹا لیا۔

گنڈاپ نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

"اب تم واپس چلے جاؤ اور خبردار اس شاہی محل میں پھر کبھی داخل ہونے کی جرأت نہ کرنا"

نیلا سانپ چلا گیا۔ اس کے جانے کے بعد ملکہ نے آنکھیں کھول دیں۔ ہر طرف خوشیاں ہی خوشیاں پھیل گئیں۔ بادشاہ مائیلو نے خوش ہو کر گنڈاپ کو کہا۔

"تمہارا نام کیا ہے"؟

گنڈاپ نے ادب سے کہا۔

"میرا نام گنڈاپ ہے بادشاہ سلامت"

بادشاہ نے پوچھا۔

"مانگو تم کیا مانگتے ہو۔ ہم تمہیں جو مانگو گے دیں گے"

گنڈاپ تو بڑے دور کی سوچ کر آیا تھا۔ کہنے لگا۔

"بادشاہ سلامت! خدا کا دیا میرے پاس سب کچھ ہے ملکہ کو زندگی واپس مل گئی۔ بس میرے لئے یہی سب سے بڑا انعام ہے"

بادشاہ نے کہا۔

"اچھا تو پھر ایسا ہے کہ ہم تمہیں آج سے اپنا شاہی حکیم مقرر کرتے ہیں۔ تم ہمارے پہلے والے شاہی حکیم

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کے ساتھ ہی شاہی دربار میں رہو گے۔“
ملکہ نے بھی گنڈاپ کا شکریہ ادا کیا شہزادی نیلوفر
بھی اپنی والدہ کے دوبارہ زندہ ہو جانے پر بہت ہی
خوش تھی۔ مگر وہ پہلے والے شاہی حکیم دریاب کی بے
عزت کرتی تھی۔ دریاب ایک نوجوان شاہی حکیم تھا اور
بہت لائق اور قابل تھا۔ وہ بھی شہزادی نیلوفر کا بڑا احترام
کرتا تھا۔ اس لئے شہزادی نیلوفر کو یہ بات اچھی نہ لگی۔ کہ
نوجوان شاہی حکیم دریاب کی جگہ اس شخص گنڈاپ کو دوسرا شاہی
حکیم مقرر کر دیا جائے۔ مگر وہ اپنے بادشاہ باپ کے سامنے
اس کے حکم پر اعتراض نہیں کر سکتی تھی۔ اس وقت وہ
خاموش رہی۔ لیکن رات کو جب وہ اپنی ماں ملکہ کے پاس
بیٹھی تھی تو اس نے بادشاہ کے اس فیصلے کو جذباتی فیصلہ قرار
دیتے ہوئے کہا۔

”امی جان! اس فیصلے سے دریاب شاہی حکیم کی
دل شکنی ہو گی۔ وہ ہمارا پرانا شاہی حکیم ہے۔“

ملکہ نے کہا۔

”شہزادی بیٹی! میں جانتی ہوں کہ بادشاہ نے جذبات
میں آ کر اور میری صحت یابی سے متاثر ہو کر گنڈاپ کو
دوسرا شاہی حکیم مقرر کر دیا ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ

دریاب کی حیثیت پر اس سے کوئی اثر نہیں پڑے گا
وہ بھی پہلے کی طرح شاہی حکیم ہی رہے گا۔

شہزادی نیلوفر کہنے لگی۔

”امی جان! دوسری بات یہ ہے کہ یہ گنڈاپ کوئی
حکیم نہیں ہے۔ یہ تو مجھے کوئی شعبدہ باز سپیرا لگتا ہے
جس کو سانپوں کو بلانے اور انہیں اپنا زہر چوسنے پر آمادہ
کرنے کا ڈھنگ آتا ہے۔“

ملکہ نے کہا۔

”بیٹی نیلوفر! مجھے معلوم ہے کہ تم ٹھیک کہہ رہی
ہو۔ دریاب نوجوان ہے۔ اور بڑا لائق حکیم ہے۔ لیکن
اس وقت گنڈاپ نے ایک ایسا شعبدہ دکھایا ہے
کہ بادشاہ اسے شاہی حکیم کا عہدہ دینے پر مجبور
ہو گیا۔ کیونکہ اس وقت ہمارا شاہی حکیم دریاب بھی
بے بس دکھائی دیتا تھا۔ اگر گنڈاپ میرا علاج نہ کرتا
اور نیلے سانپ کو نہ بلاتا تو میں زندہ نہ بچ سکتی تھی
مگر تم فکر نہ کرو گنڈاپ کے پاس زیادہ علم نہیں ہے
وہ اپنے آپ ہی مات کھا جائے گا۔“

دوسری طرف نوجوان شاہی حکیم دریاب بھی دل میں غمگین
تھا کہ اس کی جگہ ایک غیر ملکی گنڈاپ کو دے دی گئی ہے اگرچہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بادشاہ نے دریاب سے اس کا شاہی حکیم کا عہدہ واپس نہیں لیا تھا مگر دربار میں اب گنڈاپ کو ہی شاہی حکیم کا مرتبہ حاصل تھا۔ اور بادشاہ ہر معاملے میں اس سے مشورہ لیتا تھا گنڈاپ نے بھی اپنی باتوں اور عیاری سے بادشاہ پر اپنا اثر ڈالنا شروع کر دیا تھا گنڈاپ کے پاس ملریا، جولی سانگ اور ناگ اور تھیو سانگ کی بھی طاقتیں موجود تھیں لیکن ابھی ان کے استعمال کی نوبت نہیں آئی تھی ۔گنڈاپ بڑا چالاک اور عیار تھا وہ آہستہ آہستہ اپنی سازش کا جال پھیلا رہا تھا۔ وہ اچانک اِسطرح سے تخت پر قبضہ نہیں کرنا چاہتا تھا کہ رعایا اس کے خلاف ہو جائے۔ کیونکہ اگر رعایا خلاف ہو یا فوج کا سپہ سالار بھی اس کے خلاف ہو تو وہ حکومت نہیں کر سکتا تھا گنڈاپ رعایا اور فوج کے سپہ سالار پر بھی اپنا اثر ڈال کر انہیں بھی اپنا گرویدہ بنانے کا جتن کر رہا تھا۔ رعایا میں مقبولیت حاصل کرنے کا اس نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ شہر میں اپنے نیلے سانپ کو چھوڑ دیا۔ جس کو وہ ڈستا گنڈاپ وہاں جا کر اس کا علاج کر دیتا۔ دوسرے سانپ بھی اگر کسی کو ڈستے تو گنڈاپ انہیں ٹھیک کر دیتا۔ تھا اس طرح لوگوں میں گنڈاپ کو بڑی عزت حاصل ہو گئی ایسے ہی دوسرا منگل بھی آ گیا۔

گنڈاپ کو اب پھر ایک لڑکے کے سانس پینے کی ضرورت تھی اس کے لئے یہ کوئی مشکل کام نہیں تھا۔ وہ ماریا کی طاقت کی مدد سے غائب ہو کر کسی بھی لڑکے کو اٹھا کر اپنے تہہ خانے میں لا سکتا تھا چنانچہ اس دفعہ گنڈاپ نے اپنے محلے کی بجائے شہر کے ایک دوسرے محلے سے ایک لڑکے کو اٹھایا اور تہہ خانے میں لے جا کر اس کا سانس کھینچ کر اپنے جسم میں جذب کر لیا۔ یہ لڑکا بھی مردہ ہو گیا گنڈاپ نے اُسے بھی اٹھا کر دوسرے بڑے تہہ خانے میں ایک لاش کی طرح پھینک دیا اس لڑکے کے گم ہونے کا شور مچ گیا۔ کوتوال نے تفتیش شروع کر دی یونہی جب ایک مہینے کے اندر اندر شہر میں چار لڑکے غائب ہو گئے تو یہ بات بادشاہ مائیلو تک بھی پہنچ گئی۔

بادشاہ نے کوتوال شہر کو بلا کر اس سے مشورہ کیا کہ ایسا کیوں ہوتا ہے۔ اور لڑکے کہاں غائب ہو رہے ہیں۔

کوتوال نے کہا کہ حضور!

ہر لڑکا منگل کی شام کو گم ہوا ہے اور عینی گواہوں کا کہنا ہے کہ لڑکا کھیلتے کھیلتے یا گلی میں چلتے چلتے ایک دم غائب ہو گیا۔ میرا خیال ہے کہ شہر میں کوئی بلا یا بھوت

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نازل ہو گیا ہے۔ جو بچوں کو اٹھا کر لے جاتا ہے۔ بادشاہ نے غصے میں کہا۔

" تو تم کس مرض کی دوا ہو۔ تمہیں کس لئے اس عہدے پر لگایا ہے جاؤ ایک ہفتے کے اندر اندر مجرم کو گرفتار کر کے میرے سامنے پیش کرو نہیں تو تمہاری خیر نہیں "

گنڈاپ نے اپنی سازشوں سے سپہ سالار کو بھی اپنا مطیع کر لیا تھا۔ دوسری طرف گنڈاپ نے بادشاہ کے کھانے میں روزانہ ایک ایسا زہر ملانا شروع کر دیا۔ جو آہستہ آہستہ اُسے موت کی طرف لے جانے لگا۔ جب بادشاہ بیمار پڑ گیا تو گنڈاپ نے علاج بھی ایسا ہی کیا کہ بادشاہ کی بیماری ٹھیک نہ ہو۔ شہزادی نیلو فر اپنے باپ کی بیماری سے پریشان ہو گئی۔ گنڈاپ پر اسے پہلے ہی یقین نہیں تھا اس نے دریاب حکیم سے بات کی اور ملکہ سے مل کر بادشاہ کو آمادہ کر لیا۔ کہ اس کا علاج دریاب کرے گا۔ مگر یہ خفیہ علاج ہوگا اور گنڈاپ کو اس کی خبر نہیں ہونے دی جائے گی

دریاب ایک قابل حکیم تھا۔ اس نے فوراً معلوم کر لیا کہ بادشاہ کو آہستہ آہستہ زہر دیا جا رہا ہے یہ سن کر ملکہ اور شہزادی نیلو فر حیران رہ گئیں۔

○

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

طلسمی نقش نیلا سانپ

شہزادی نیلو فر نے ملکہ سے کہا۔
"امی جان مجھے یقین ہے کہ بادشاہ سلامت کو یہی گنڈاپ زہر کھلا رہا ہے۔"
ملکہ نے آہ بھر کر کہا۔
"یہ تو اب میں بھی جان گئی ہوں۔ مگر گنڈاپ ایک شعبدہ باز ہے۔ سانپوں پر اس کی حکومت ہے مجھے اس سے ڈر لگتا ہے۔"
دریاب حکیم بولا۔
"اس طرح سے ہم بادشاہ سلامت کو ہاتھ سے کھو دیں گے اور کوئی پتہ نہیں کہ گنڈاپ بعد میں تخت پر قبضہ کر لے۔ کیونکہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس نے سپہ سالار کو بھی اپنا مطیع بنا

رکھا ہے۔"
ملکہ نے بے بسی کے عالم میں کہا۔
"دریاب میری تو کچھ سمجھ میں نہیں آتا تم ہی مجھے اس تباہی سے بچا سکتے ہو۔ سب سے پہلے تو بادشاہ سلامت کے زہر کا علاج کرو آج سے میں ان کو دی جانے والی ہر شے خود اپنے ہاتھ سے تیار کر کے دیا کروں گی"
دریاب نے نیلو فر شہزادی کو ایک طرف لے جا کر کہا۔
"تم بھی خیال رکھو کہ بادشاہ سلامت کو کوئی دوسرا شخص کھانا وغیرہ لا کر نہ دے اس وقت تک بادشاہ سلامت کے جسم میں جو زہر جا چکا ہے اس کا علاج میں کروں گا"
ملکہ نے پوچھا۔
"کیا ہمیں بادشاہ سلامت سے یہ بات کرنی چاہیئے کہ انہیں زہر دیا جا رہا ہے"
دریاب بولا۔
"بادشاہ سلامت کبھی یقین نہیں کریں گے کہ یہ زہر انہیں گنڈاپ دے رہا ہے کیونکہ وہ گنڈاپ کو اپنا سب سے زیادہ عزیز دوست

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سمجھتے ہیں اس بارے میں ابھی خاموش رہنا ہی بہتر ہے"

گنڈاپ کو جب معلوم ہوا کہ اس کی سازشوں کو ناکام بنایا جا رہا ہے۔ اور اب بادشاہ کا کھانا خود ملکہ اور شہزادی تیار کرنے لگی ہیں۔ تو اس نے بادشاہ کو براہ راست موت کی آغوش میں پہنچانے کا فیصلہ کر لیا مشکل یہ تھی کہ اگر وہ خود سانپ بن کر بادشاہ کو ڈستا ہے۔ تو رعایا پوچھ سکتی تھی کہ بادشاہ کو سانپ نے کاٹا تھا۔ تو گنڈاپ نے بادشاہ کی جان کیوں بچائی۔ وہ تو سانپ کے کاٹے کا علاج جانتا تھا اس طرح سے رعایا گنڈاپ کے خلاف ہو سکتی تھی جو گنڈاپ نہیں چاہتا تھا۔ وہ ایران کے تخت پر اس طرح سے قبضہ جمانا چاہتا تھا کہ رعایا اور فوج بھی اس کے ساتھ ہو وہ اور اس کی اولاد صدیوں تک ایران پر حکومت کر سکے۔ لے دے کے گنڈاپ کے پاس ایک ہی طریقہ رہ گیا تھا۔ کہ وہ ماریا کی طاقت سے کام لیتے ہوئے۔ بادشاہ ماہیلو کو ایک دم غائب کر دے اور غائب کرنے کے بعد اُسے قتل کر کے ہمیشہ کے

لیئے ختم کر دے۔ چنانچہ گنڈاپ نے یہی فیصلہ ر لیا۔ اَب اچانک بادشاہ کو دربار میں یا شاہی محل میں ب کرنا مناسب نہیں تھا۔ ضروری تھا کہ وہ بادشاہ شکار پر جانے کے لیئے آمادہ کرے اور پھر جنگل ں اسے غائب کر دے۔ یا خود ناگ کی طاقت سے لیتے ہوئے شیر بن کر اسے ہلاک کر دے اس میں ی اگرچہ خطرہ تھا کہ بادشاہ کے محافظ تیر برسا کر شیر بھی مار ڈالیں گے۔ ایسی صورت میں گنڈاپ کو نقصان سکتا تھا۔

گنڈاپ نے ماریا کی طاقت سے کام لے کر شاہ کو پہلے غائب کرنے کا پھر اسے جنگل میں کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ اب وہ بادشاہ کو شکار پر جانے کی کوشش کرنے لگا۔ مگر بادشاہ کی یعت ٹھیک نہیں تھی۔ گنڈاپ بادشاہ کے صحت ہونے کا انتظار کرنے لگا۔ اس نے بادشاہ کو دینا چھوڑ دیا تھا۔ بادشاہ ملکہ اور شہزادی کے کی پکی ہوئی خوراک کھاتا تھا۔

بادشاہ کی صحت آہستہ آہستہ ٹھیک ہو رہی تھی اپ چاہتا تھا کہ۔ وہ پوری طرح سے ٹھیک ہو جائے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تو بادشاہ کو لے کر شکار پر چل دے اور جنگل میں اس کا کام تمام کر ڈالے۔

دوسری طرف نوجوان حکیم دریاب بھی گنڈاپ کے پیچھے لگا ہوا تھا اور وہ شاہی خاندان کو اس دشمن سے بچانا چاہتا تھا۔ دریاب کا ایک بوڑھا ایرانی استاد تھا۔ جو شہر سے باہر جنگل میں اکیلا رہا کرتا وہ جڑی بوٹیوں کا بھی ماہر تھا۔ اور اسے علم نجوم آتا تھا۔ اور وہ طلسم کا نقش بھی بنا لیتا تھا۔ دریاب نے اپنے استاد سے مشورہ کرنے اور مدد لینے کا کیا۔ اور اس کے پاس پہنچا اسے ساری بات سنائی اور کہا۔

" یہ گنڈاپ ہمارے ملک اور بادشاہ کا دشمن ہے وہ ہماری قوم کو غلام بنانا چاہتا ہے کسی طرح اس دشمن سے ہمیں نجات دلائیے "

دریاب کے بوڑھے استاد نے کہا۔

" بیٹا دریاب! گنڈاپ کے بارے میں مجھے کچھ معلوم نہیں کہ وہ کون ہے میں اس کا زائچہ بنا کر ہی کچھ معلوم کر سکتا ہوں "

استاد نے اسی وقت سلیٹ نکال کر چاک کی مدد سے گنڈاپ کا زائچہ بنایا۔ زائچے کو دیکھ کر بوڑھا استاد حیرت میں گم ہو گیا دریاب نے استاد کی حیرت کو دیکھا تو بولا۔

" کیوں بابا! زائچہ کیا کہتا ہے؟"

استاد نے کہا۔

" دریاب! زائچہ یہ بتا رہا ہے کہ گنڈاپ ایک بہت ہی خطرناک دشمن ہے اس کے پاس اتنی طاقتیں ہیں کہ تم یا بادشاہ کی ساری فوج بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی وہ سانپ بن سکتا ہے وہ سانپوں کی زبان جانتا ہے۔ وہ کسی شے کو اپنی آنکھ کی روشنی سے اوپر اٹھا سکتا ہے۔ وہ اپنی دوسری آنکھ کی روشنی سے سارے محل کو تباہ کر سکتا ہے۔ وہ غائب ہو سکتا ہے۔ وہ بڑی سے بڑی عمارت اور انسان کو چھوٹا بنا سکتا ہے۔ میں اس کی کس کس طاقت کا ذکر کروں۔ میں تو زائچہ دیکھ کر سکتے میں آ گیا ہوں۔ کہ اس شخص کے پاس اتنی ساری

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

طاقتیں کہاں سے آ گئی ہیں؟"
یہ سن کر درباب تو پہلے سے زیادہ پریشا
ہو گیا اسے اب معلوم ہوا کہ گنڈاپ کا مقابلہ ک
اس کے بس کی بات نہیں ہے اس نے اپنے بوڑ
استاد کے پاؤں پکڑ لیے اور کہا۔
"بابا! کسی طرح ہماری قوم اور ملک کو
اس شیطان سے نجات دلائیے ورنہ ہمارا
ملک اور قوم تباہ ہو کر رہ جائے
گی۔"
بزرگ استاد گنڈاپ کے زائچے کو بڑی غو
سے دیکھ رہا تھا۔ وہ گہری سوچ میں گم
کافی سوچ بچار کے بعد اس نے کہا۔
"بیٹا درباب!
"میں ابھی اس شخص سے اپنی قوم ک
نجات دلانے کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سک
ہاں صرف یہ کوشش ضرور کر سکتا ہوں ک
اس کی طاقتوں کو وقتی طور پر معطل کر د
جائے۔ یعنی کوئی ایسا طریقہ اختیار کیا جا
کہ گنڈاپ اپنی اتنی ساری طاقتوں میں

بھی کام نہ لے سکے۔ اس کے بعد سوچیں گے
کہ اس شیطان سے پوری طرح سے نجات
کیسے حاصل کی جا سکتی ہے؟"
درباب نے اپنے استاد کے پاؤں دباتے ہوئے
کہا۔
"بابا جان! کسی طرح سے یہی کر دیجئے اس
سے بھی بہت فرق پڑ جائے گا کیا
آپ کے پاس کوئی ایسا طریقہ کوئی ایسی
ترکیب ہے جس کے ذریعے گنڈاپ کی
طاقتوں کو معطل کر دیا جائے؟"
بزرگ استاد نے اپنے تھیلے میں سے پرانی کتاب
نکالی اور اسے غور سے پڑھنے لگا۔
پھر بولا۔
"بدی کے خلاف طلسم اور نقش بنانا ایک
نیک کام ہے میں تمہیں ایک نقش بنا
کر دیتا ہوں۔ اگر تم کسی طریقے سے یہ نقش
پانی یا شربت میں گھول کر گنڈاپ کو پلا
دو تو مجھے یقین ہے کہ اس کی طاقتیں
چھ ماہ کے لئے ختم ہو جائیں گی چھ ماہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ٹک وہ نہ تو سانپ بن سکے گا نہ غائب ہو سکے گا اور نہ کوئی دوسری طاقت سے کام لے سکے گا۔"

دریاب نے جلدی سے کہا۔

"بابا جان!

آپ مجھے نقش بنا کر دیجئے ہیں جیسے بھی ہوگا اسے یہ نقش پلا دوں گا۔ یہ میرا کام ہے آپ نقش تیار کر دیجئے"

بزرگ استاد نے اسی وقت پرانی کتابوں کی مدد سے کاغذ کے ایک چھوٹے سے ٹکڑے پر طلسم کا ایک نقش بنا کر دریاب کے حوالے کر دیا۔ اور کہا۔

"اس نقش کو خفیہ رکھنا۔ اس کو کاغذ سمیت پانی یا شربت میں ڈال کر ہلانا جب اس نقش کی تحریر کا رنگ زرد پڑ جائے تو وہ پانی یا شربت گنڈاپ کو پلا دینا"

دریاب نے اپنے استاد کا شکریہ ادا کیا اس کے قدم چھوئے اور سیدھا محل میں آ گیا۔ اس نے اس طلسمی نقش کا ذکر ملکہ سے بھی نہ کیا صرف شہزادی نیلوفر کو

بتا دیا۔ شہزادی نیلوفر سوچ میں پڑ گئی کہ گنڈاپ کو یہ نقش پلانے کی کون سی ترکیب ہو سکتی ہے۔

دریاب بھی غور کرتا رہا۔ آخر شہزادی نیلوفر نے کہا

"ایک ترکیب ہو سکتی ہے"

دریاب نے پوچھا۔

"وہ کیا ہے"

شہزادی نیلوفر نے کہا۔

"یہ شیطان گنڈاپ مجھ سے شادی کرنا چاہتا ہے۔ اس نے کئی بار باتوں ہی باتوں میں مجھ سے اپنی اس خواہش کا اظہار بھی کیا ہے۔ میں اسے شادی کا جھانسہ دے کر یہ نقش پلانے کی کوشش کر سکتی ہوں"

دریاب بولا۔

"سوچ لو شہزادی! گنڈاپ بڑا مکار آدمی ہے اگر اسے ذرا بھی شک ہو گیا تو وہ آپ کو شدید نقصان پہنچا سکتا ہے"

شہزادی نے کہا۔

"مجھے اپنے اوپر پورا اعتماد ہے تم فکر نہ کرو۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

یہ کام میں دو ایک دِنوں میں ہی کر لُوں گی
میرے سوا کوئی دوسرا یہ کام کر بھی تو نہیں سکتا
اپنے ملک و قوم کے لئے مجھے ایسا کرنا ہی
ہو گا۔"

دریاب نے شہزادی نیلوفر کو نقش دے دیا اس دوران ایک اَور مہینہ گزر گیا اور شہر سے چار مزید بچے گُم ہو گئے۔ اِن چاروں بچوں کو بھی گنڈاپ ہی نے ماریا کی طاقت کے ذریعے غائب کر کے ان کا سانس پی لیا تھا۔ اَور ان کے مُردہ جسم اپنے مکان کے خفیہ تہہ خانے میں پھینک دیئے تھے۔ یہ ایک الگ مصیبت شہر پر نازل ہو گئی تھی۔ بادشاہ نے گنڈاپ سے بھی مشورہ کیا۔

گنڈاپ نے کہا۔

"بادشاہ سلامت!

یہ ضرور کوئی غیبی چڑیل یا
بھوت ہے جو بچوں کو اٹھا کر لے جاتا ہے
آپ فکر نہ کریں۔ میں اس کا کوئی نہ کوئی علاج
ڈھونڈ لوں گا۔"

پھر اس نے بادشاہ سے کہا۔

"حضور! آپ کی صحت ابھی تک پُوری طرح سے
ٹھیک نہیں ہوئی۔ کیا یہ بہتر نہیں کہ آپ
کچھ دنوں کے لئے جنگل میں شکار کھیلنے چلیں
اس طرح کھلی ہَوا میں رہنے اَور تفریح کرنے
سے آپ کی صحت پر اچھا اثر پڑے گا"

بادشاہ نے کہا۔

"گنڈاپ! تمہاری تجویز ہمیں پسند آئی ہے۔
مگر شہر میں بچے گم ہو رہے ہیں
رعایا پریشان ہے۔ ہم چاہتے ہیں
پہلے اس مصیبت کا کوئی حل تلاش
کریں تو پھر شکار پر ضرور چلیں گے"

گنڈاپ نے آگے کوئی بات نہ کی۔ اس نے اب ایک دوسرا فیصلہ کر لیا تھا۔ وہ بادشاہ کو سیر و تفریح کے بہانے شاہی محل سے باہر جو دریا بہتا تھا وہاں لے جا کر غائب کرنے اَور پھر ہلاک کرنے کی اسکیم تیار کر چکا تھا دوسری طرف شہزادی نیلوفر بھی اپنے منصوبے پر عمل کرنے کے لئے بالکل تیار تھی۔ جس روز گنڈاپ بادشاہ سے شکار کی بات کر کے واپس اپنے شاہی محل والے کمرے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں آیا تو شہزادی نیلوفر وہاں پہلے ہی موجود تھی گنڈاپ اب ہفتے میں تین دن شاہی محل والے اپنے مکان اور چار دن اپنے شہر والے مکان میں رہتا تھا۔

جس روز اسے کسی بچے کو غائب کرنا ہوتا تھا وہ اپنے شہر والے مکان میں چلا جاتا تھا۔ شہزادی نیلوفر کو اپنے کمرے میں دیکھ کر گنڈاپ بڑا خوش ہوا۔ وہ پہلے ہی شہزادی پر کئی بار ڈورے ڈال چکا تھا کہ وہ اس سے شادی کر لے۔ شہزادی سے اس کی مرضی کے مطابق شادی کرنے سے گنڈاپ کو یہ فائدہ ہوتا کہ رعایا کے ساتھ ساتھ شاہی خاندان بھی اس کا مطیع ہو جاتا اور اس کا شاہی خاندان سے خون کا رشتہ قائم ہو جاتا۔

اس نے جھک کر شہزادی نیلوفر کو سلام کیا اور ادب سے بولا۔

"آج میں کتنا خوش قسمت ہوں۔ کہ شہزادی صاحبہ خود میرے غریب خانے میں تشریف لائی ہیں

شہزادی نیلوفر نے اپنے ماتھے کو ہاتھ سے دباتے ہوئے کہا۔

"صبح سے ہمارے سر میں درد ہو رہا ہے۔ دریاب

سے بھی دوائی لے کر کھائی ہے۔ مگر کوئی فرق نہیں پڑا۔ سوچا تم سے دوائی لوں۔

گنڈاپ نے کہا۔

"یہ کونسی ایسی بات ہے آپ کا سر درد ابھی دور کر دیتا ہوں۔"

گنڈاپ نے شہزادی نیلوفر کو ایک دوائی پلائی شہزادی کو سر درد تو تھی ہی نہیں۔ دوائی پی کر بولی۔

"گنڈاپ! تمہاری دوائی نے تو فوراً اثر دکھایا ہماری سر درد جاتی رہی ہے۔"

گنڈاپ کو شہزادی نیلوفر کے آگے اپنی تعریف اور دریاب کی برائی کرنے کا موقع مل گیا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ شہزادی نیلوفر حکیم دریاب کا بڑا احترام کرتی ہے۔

کہنے لگا۔

"شہزادی صاحبہ! میرے پاس تو ایسے نسخے ہیں کہ آدمی مر رہا ہو تو اٹھ کر بیٹھ جائے وہ دریاب حکیم میرا کیا مقابلہ کرے گا۔"

اب شہزادی نیلوفر نے بھی اداکاری شروع کر دی اور کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

گنڈاپ! تم واقعی بڑے لائق ہو۔"

گنڈاپ نے شہزادی کے قریب ہو کر کہا۔

"شہزادی صاحبہ! میں تو ہمیشہ سے آپ کا غلام ہوں۔ پہلے بھی کئی بار آپ کی خدمت میں عرض کر چکا ہوں کہ میں ساری زندگی آپ کا غلام بن کر رہنا چاہتا ہوں۔ مگر آپ نے کبھی توجہ نہیں فرمائی۔"

شہزادی نیلو فر نے اداکاری کرتے ہوئے کہا۔

"اب ہم بھی سوچتے ہیں کہ ہمیں تم ایسا لائق اور قابل آدمی زندگی میں نہیں ملے گا۔ لیکن ہم چاہتے ہیں کہ اس سے پہلے کہ ہم بادشاہ سلامت اور ملکہ صاحبہ سے بات کریں۔ تمہارے پاس آکر کچھ وقت گذارا کریں۔ تاکہ ہمیں علم ہو جائے کہ تمہاری طبیعت کیسی ہے۔ تم کن چیزوں کو پسند اور ناپسند کرتے ہو۔

گنڈاپ خوشی سے پھولا نہ سمایا۔ کہنے لگا۔

"شہزادی صاحبہ! اس سے زیادہ میری اور کیا خوش قسمتی ہوگی۔ کہ آپ دن کا کچھ وقت میرے غریب خانے پر آکر بسر کریں۔"

شہزادی نیلو فر نے کہا۔

"لیکن اس کی خبر کسی کو نہیں ہونی چاہیئے۔"

گنڈاپ فوراً بولا۔

"اس کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا شہزادی صاحبہ یہ بات صرف آپ کے اور میرے درمیان رہے گی۔"

گنڈاپ پوری طرح شہزادی کے قبضے میں آچکا تھا اس نے کہا۔

"تو ایسا ہے کہ میں روز رات کے وقت تمہارے پاس آیا کروں گی اور ہم رات کا قہوہ یا شربت مل کر پیا کریں گے ساتھ باتیں بھی کریں گے۔"

گنڈاپ تو خوشی سے نہال ہو گیا۔ اس طریقے سے وہ شاہی خاندان سے پکے رشتے داری قائم کر سکتا تھا جھٹ بولا۔

"شہزادی صاحبہ! اس وقت میں اپنے آپ کو دنیا کا سب سے زیادہ خوش قسمت انسان سمجھتا ہوں کیا میں آج رات آپ کا انتظار کروں۔؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"کیوں نہیں" شہزادی نے کہا۔

"اچھا! اب میں جاتی ہوں رات کو جب محل کے چراغ بجھ جائیں گے تو تمہارے پاس آ جاؤں گی۔ تم قہوے کا سامان تیار رکھنا میں خود تمہیں قہوہ بنا کر پلاؤں گی۔ دوسرے دن تم مجھے قہوہ بنا کر پلانا۔ اس طرح سے ہم ایک دوسرے کے ادب آداب کے طریقوں سے واقف ہو جائیں گے۔"

"بجا فرمایا۔ بجا فرمایا۔ میں رات کو آنکھیں بچھائے آپ کی راہ دیکھوں گا۔"

گنڈاپ یہ کہہ کر شہزادی نیلو فر کو چھوڑنے کمرے کے دروازے تک آیا۔ شہزادی نیلو فر رات کو آنے کا وعدہ کر کے چلی گئی۔ جاتے ہی اس نے ساری کہانی دریاب کو سنا ڈالی۔ دریاب بڑا خوش ہوا۔ کہنے لگا۔

"آج ہی گنڈاپ کو قہوے میں نقش پلانے کی کوشش نہ کرنا۔ کہیں جلدی میں تم سے کوئی غلطی نہ ہو جائے۔"

شہزادی نیلو فر بولی۔

"میں آج ہی کوشش کروں گی اس خبیث آدمی کے پاس میں بار بار جانا بالکل پسند نہیں کرتی تم بے فکر رہو۔ وہ پوری طرح میرے جال میں پھنس چکا ہے اسے یقین ہو گیا ہے کہ میں اسی سے شادی کر دوں گی۔"

رات کو شہزادی نیلو فر نے سیاہ لبادہ اوڑھا اور اپنے کمرے سے نکل کر گنڈاپ کے کمرے کی طرف چل دی نقش اس نے اپنے پاس چھپا کر رکھ لیا تھا وہ ایک خفیہ راستے سے گنڈاپ کے کمرے میں داخل ہوئی۔ گنڈاپ ریشمی لباس پہنے کمرے کو خوشبوؤں سے مہکائے شہزادی کے انتظار میں بیٹھا تھا۔ شہزادی کو دیکھتے ہی اس نے جھک کر سلام کیا اور کرسی پیش کی۔ شہزادی نیلو فر نے سیاہ لبادہ اتار کر ایک طرف رکھ دیا اور بولی۔

"گنڈاپ میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے تم برتن میز پر لگا دو۔ میں تمہارے لئے اپنے ہاتھ سے قہوہ تیار کر کے لاتی ہوں۔"

گنڈاپ تو شہزادی نیلو فر سے شادی ہو جانے کے خیال میں سرشار تھا۔ جلدی سے بولا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"یہ میری خوش قسمتی ہے کہ شہزادی صاحبہ خود اپنے ہاتھ سے میرے لئے قہوہ تیار کریں"

وہ میز پر شیشے کے پیالے سجانے لگا اور شہزادی نیلوفر باورچی خانے میں چلی گئی۔ باورچی خانے میں بھی گنڈاپ نے سب چیزیں پہلے ہی سے تیار کر رکھی تھیں۔ آگ جل رہی تھی۔ قہوے اور شربت کا سارا سامان موجود تھا شہزادی نیلوفر نے جاتے ہی قہوے کا پانی آگ پر رکھ دیا۔ اور یہ دیکھنے کے لئے کہ گنڈاپ کیا کر رہا ہے واپس اس کے پاس آگئی اور بولی

"گنڈاپ!

قہوے میں تم میٹھا زیادہ پیتے ہو یا کم میں تو کم میٹھا پیتی ہوں"

گنڈاپ نے بڑے ادب سے جواب دیا۔

"شہزادی صاحبہ میں بھی آج سے کم میٹھا پیا کروں گا"

شہزادی مسکراتی ہوئی واپس باورچی خانے میں چلی گئی گنڈاپ اپنے آپ کو ہر طرح سے مہذب

اور شہزادی کے لائق ثابت کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ وہ خوب جانتا تھا کہ اگر اس کی شادی شہزادی نیلوفر سے ہو گئی تو اس کی اولاد صدیوں تک ایران کے تخت پر حکومت کرتی رہے گی۔

جب شہزادی باورچی خانے میں پہنچی تو قہوے کا خوب گرم ہو چکا تھا۔ اُس نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ نقش والا کاغذ نکال کر پیالے میں ڈالا اور پھر اس میں قہوہ انڈیل دیا۔ گرم قہوے کے گرتے ہی نقش کے ہندسے اور الفاظ دُھل کر زرد پڑ گئے۔ شہزادی نے پھر بھی چمچ سے اُسے خوب ہلایا۔ جب اسے یقین ہو گیا کہ نقش اچھی طرح سے قہوے میں حل ہو گیا ہے۔ تو کاغذ کو چمچ کی مدد سے باہر نکال لیا۔ اور اُسے اپنی جیب میں چھپا لیا۔ گنڈاپ شہزادی کی محبت میں اور اس کے ساتھ شادی کرنے کے خیال سے اس قدر اندھا ہو چکا تھا۔ کہ اسے شہزادی پر کبھی شک ہو ہی نہیں سکتا تھا۔ ورنہ وہ ماریا کی طاقت سے مدد لے کر غائب ہو کر باورچی خانے میں آکر شہزادی کی حرکتیں دیکھ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سکتا تھا لیکن اس کے دل میں تو یہ وہم تک نہیں تھا کہ شہزادی نیلو فر اس کی ساری طاقتیں ختم کرنے کے پروگرام پر بھی عمل کر سکتی ہے۔

وہ بڑی شان سے تخت پر میز کے سامنے گاؤ تکیہ لگائے بیٹھا اپنے لباس پر عطر لگا رہا تھا کہ اتنے میں شہزادی نیلو فر چاندی کے طشت میں قہوہ اور پھل لے کر داخل ہوئی۔ گنڈاپ نے اٹھ کر تعظیم بجا لائی اور بولا۔

"یہ حضور گستاخی کی بات ہے کہ آپ اتنی بڑی شہزادی ہو کر میرے لئے خود قہوہ بنا کر لائیں۔

شہزادی نیلو فر نے دل میں کہا۔ خبیث انسان تمہیں کیا معلوم کہ میں یہ سب کچھ اپنی قوم کو تمہارے شیطانی ارادوں سے نجات دلانے کے لئے کر رہی ہوں۔

اوپر سے شہزادی نے ہنس کر کہا۔

"گنڈاپ! جب ہماری شادی ہو جائے گی تو میں ہی تمہارے لئے قہوہ بنا کر لایا کروں گی۔"

یہ سن کر گنڈاپ کے جسم میں مسرت کی لہریں دوڑنے لگیں۔ اس کے پاؤں نہ ٹکتے تھے آگے بڑھ کر شہزادی سے طشت لے میز پر رکھ دیا۔ شہزادی نے اپنے ہاتھ سے طلسمی نقش والا قہوے کا پیالہ خود گنڈاپ کو پیش کیا۔ گنڈاپ نے جھک کر پیالہ لے لیا اور جب شہزادی نے بھی پیالہ اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ تو دونوں خاموشی سے قہوہ پینے لگے۔ جب گنڈاپ نے آدھا قہوہ پی لیا تو شہزادی نیلو فر کی جان میں جان آئی اس کا منصوبہ پورا ہو چکا تھا۔

گنڈاپ نے قہوے کا پیالہ خالی کر دیا شہزادی نے اس کے لئے اور قہوہ بنایا اور وہ اس سے باتیں کرنے لگی۔ کچھ دیر کے بعد بولی۔

"اب میں جاتی ہوں۔ کل پھر آؤں گی۔"

گنڈاپ نے بڑے ادب سے کہا۔

"میں شہزادی صاحبہ کا انتظار کروں گا۔"

شہزادی نے دل میں کہا۔ اب اس بات کو بھول جاؤ شیطان! اوپر سے کہا۔

"خدا حافظ"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اور شہزادی سیاہ لبادہ اوڑھ کر تیزی سے کمرے سے نکل کر خفیہ راستے سے ہوتی ہوئی واپس اپنے کمرے میں آگئی۔ خوشی کے مارے اُسے ساری رات نیند نہیں آئی۔ صبح ہوتے ہی اس نے دریاب کو بلا کر بتایا کہ گنڈاپ کو طلسمی نقش پلا دیا گیا ہے یہ سن کر دریاب کو بھی انتہائی خوشی ہوئی۔

کہنے لگا۔

"شہزادی صاحبہ! آپ نے کمال کر دیا۔ بس اب ہمیں کوئی فکر نہیں ہے۔ مجھے یقین ہے کہ گنڈاپ کی طاقتیں ختم ہو چکی ہیں میرے استاد کا طلسم کبھی غلط نہیں ہو سکتا"

شہزادی نے کہا۔

"ہمیں کیسے پتہ چلے گا کہ گنڈاپ کی طاقت ختم ہو چکی ہے"

دریاب بولا۔

"یہ بات میرا استاد بتا دے گا۔ ویسے بھی گنڈاپ کے طرز عمل میں تبدیلی آجائے گی اور وہ شاہی محل میں زیادہ دیر تک نہیں رہا کرے گا وہ زیادہ وقت اپنے مکان

پر ہی بسر کرے گا"

رات کو تو گنڈاپ کو یہ پتہ ہی نہ چل سکا کہ اس کی وہ ساری طاقتیں جو اس نے عنبر ناگ ماریا جولی سانگ اور تھیو سانگ سے دھوکے سے حاصل کی تھیں چھ ماہ کے لئے اس کے اندر سے غائب ہو گئی ہیں۔ دن کے وقت جب وہ سو کر اٹھا تب بھی اسے اس بات کا احساس نہیں تھا۔ جب تک وہ اپنی طاقتوں کی آزمائش نہ کرتا اُسے کیسے علم ہو سکتا تھا کہ اس کے پاس کوئی بھی طاقت نہیں ہے۔ وہ تو بادشاہ کو دریا پر سیر کے بہانے لے جا کر اپنی طاقت آزمانے کا انتظار کر رہا تھا۔ اتفاق سے اسی روز بادشاہ نے گنڈاپ سے کہا کہ آج دوپہر کے بعد ہم دریا کی سیر کو چلیں گے۔ گنڈاپ بڑا خوش ہوا کہ آج بادشاہ کا کام تمام کر دے گا۔ دوسری طرف دریاب بھی بھاگا بھاگا خوش خوش جنگل میں اپنے استاد کے پاس پہنچا اور اُسے بتایا کہ گنڈاپ کو طلسم والا نقش پلا دیا گیا ہے۔ اب یہ کیسے پتہ چلے گا۔ کہ اس کی طاقتیں چھ ماہ کے لئے ختم کر دی گئی ہیں۔

بوڑھے استاد نے تھوڑی دیر غور کرنے کے بعد کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"میں زائچہ بنا کر ہی کوئی مشورہ دے سکتا ہوں"
بوڑھے استاد نے اسی وقت زائچہ بنایا اور اُسے غور سے پڑھنے کے بعد بولا۔

"یہ زائچہ مجھے بتا رہا ہے کہ آج شام تک گنڈاپ کو اپنے آپ پتہ چل جائے گا کہ اس طاقتیں ختم ہو چکی ہیں۔ تم کل میرے پاس آنا پھر میں سوچ کر وہ طریقہ بتاؤں گا جس کی مدد سے تم خود گنڈاپ کی آزمائش کر سکو گے"

درباب چلا گیا اور شہزادی نیلوفر کو جاکر سب کچھ بتا دیا

دوپہر کے وقت تک گنڈاپ بڑا خوش تھا کہ آج جب بادشاہ اس کے ساتھ سیر کرنے جائے گا اور وہ اسے وہیں دریا کنارے جنگل میں کسی جگہ لے جاکر پہلے غائب کرے گا پھر اسے قتل کرکے کسی جگہ زمین میں دفن کر دے گا۔ اور یہ شور مچا دے گا کہ بادشاہ دریا میں غرق ہو گیا ہے۔ اسے ابھی تک معلوم نہیں تھا کہ اس کی ساری طاقتیں ختم ہو چکی ہیں۔ وہ اس لئے بھی بہت خوش تھا کہ اس نے شہزادی نیلوفر کا دل بھی جیت لیا ہے اور وہ بادشاہ کی موت کے بعد نیلوفر سے شادی کر کے تخت پر بادشاہ بن کر

بیٹھ جائے گا۔

دوپہر کے بعد وہ خود بادشاہ کے پاس چلا گیا تعظیم کی اور ادب سے عرض کیا کہ دریا کی سیر کے لئے سواری تیار ہے۔ تشریف لے چلئے۔ بادشاہ پہلے ہی سے سیر کا لباس پہن کر تیار بیٹھا تھا۔ بادشاہ کی سواری سیر کے لئے دریا کی طرف روانہ ہو گئی دریا پر ہر طرف پہرہ لگا دیا گیا تھا۔ دور دور تک کوئی آدمی دکھائی نہیں دیتا تھا۔ پہلے تو دریا کنارے قالین پر گاؤ تکئے لگا کر بیٹھا باتیں کرتا رہا۔

پھر گنڈاپ نے کہا۔

"حضور! ادھر جنگل میں پھولوں کی خوشبو بڑی دلکش ہے۔ تشریف لے چلئے۔ تھوڑی دیر ٹہلیں گے تو طبیعت بحال ہو جائے گی"

بادشاہ کو کیا اعتراض ہو سکتا تھا وہ تو آیا ہی سیر کرنے کے لیے تھا

وہ تخت پر سے اٹھا اور گنڈاپ کے ساتھ دریا کنارے والے درختوں کی طرف چل پڑا۔ سپاہی جنگل کے ارد گرد پھیلے ہوئے تھے۔ بادشاہ کے ساتھ اس وقت کوئی سپاہی نہیں چل رہا تھا گنڈاپ بادشاہ کی تعریفیں کئے جا رہا تھا کہ اس جیسا انصاف

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پسند اور بہادر بادشاہ سارے مشرق میں کہیں نہیں ہے۔ ساتھ ہی ساتھ گنڈاپ بڑی چالاکی سے بادشاہ کو ان درختوں کی طرف بھی لئے جا رہا تھا جو دریا کے کنارے کے قریب ہی اگے ہوئے تھے اور جہاں بھورے رنگ کی چٹانیں دریا سے ابھری ہوئی تھیں۔ یہ چٹانیں کنارے کے بالکل ساتھ تھیں
جب بادشاہ یہاں پہنچا تو گنڈاپ بادشاہ پر حملہ کرنے کے لئے بالکل تیار ہو گیا۔ وہ باتیں کرتے کرتے بادشاہ کے ذرا پیچھے آگیا اور اس نے ماریا کا تصور کر کے اس کی طاقت کو ذہن میں لاتے ہوئے سانس کو کھینچ کر چھوڑا۔ اسے یقین تھا کہ وہ غائب ہو گیا ہے۔ مگر یہ دیکھ کر اس کے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی کہ وہ غائب نہیں ہوا تھا اسے اپنے ہاتھ پاؤں صاف نظر آ رہے تھے گنڈاپ کو تو پسینہ آگیا۔

بادشاہ نے پیچھے مڑ کر کہا۔

"گنڈاپ تم پیچھے کیوں رہ جاتے ہو۔ ہمارے ساتھ آ کر چلو۔ تمہاری باتیں ہمارے دل کو بہت خوش رکھتی ہیں۔"

رو آیا حضور انور"۔

یہ کہہ کر گنڈاپ جلدی سے بادشاہ کے ساتھ ہو گیا۔ باتیں تو وہ بادشاہ سے کر رہا تھا مگر اندر سے وہ سخت پریشان تھا اس نے ایک بار پھر ماریا کا خیال ذہن میں لا کر غائب ہونے کی کوشش کی۔ مگر وہ اپنی اس کوشش میں ایک بار پھر ناکام رہا۔ اب تو گنڈاپ کو پسینہ سا آگیا۔

اس نے ناگ کی طاقت کو آزمانے کا فیصلہ کیا بادشاہ جب چٹانوں کے قریب پہنچا تو گنڈاپ نے کہا۔

"حضور انور!

آپ یہاں ایک لمحہ قیام فرمائیں۔ میں آپ ان درختوں کے پیچھے جو خوشبو دار پھول اگے ہیں لے کر آتا ہوں وہ پھول آپ کو بہت پسند آئیں گے"

اور گنڈاپ جلدی سے درختوں کی طرف لپکا بادشاہ وہیں سبزے پر بیٹھ کر درخت کا نظارہ کرنے لگا۔ گنڈاپ درختوں کے پیچھے آگیا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

یہاں آتے ہی اس نے ناگ کا تصور کیا اور اس کی طاقت کو آزماتے ہوئے سانس کھینچ کر سانپ بننے کی کوشش کی مگر وہ سانپ نہ بن سکا گھبرا کر اس نے جولی سانگ کا خیال دل میں بٹھایا اور اس کی طاقت کو آزمانے کی کوشش کرتے ہوئے سامنے والے درخت کو گھور کر دیکھا اس کا خیال تھا کہ اس کی آنکھ سے سفید شعاع نکل کر درخت کو دھماکے سے اڑا دے گی۔ مگر اس کی آنکھ سے کوئی سفید شعاع نہ نکلی۔ گنڈاپ نے دوسری آنکھ سے نیلی شعاع نکال کر درخت پر جما دی اور اسے اوپر اٹھانے کی کوشش کی، مگر وہ اس میں بھی کامیاب نہ ہوا اس طاقت نے بھی گنڈاپ کا ساتھ چھوڑ دیا تھا پریشانی کے عالم میں گنڈاپ نے عنبر کی طاقت کو آزمایا۔ اس نے ایک درخت کو دونوں ہاتھوں سے تھام کر اپنی جگہ سے اکھاڑنا چاہا۔ مگر وہ ایسا بھی نہ کر سکا۔

اتنے میں بادشاہ کی آواز آئی۔

"گنڈاپ تم کہاں ہو میرے پاس آؤ"

گنڈاپ نے وہیں سے آواز دی۔

"حاضر ہوا حضور انور!"

اور جلدی سے دو چار پھول توڑے اور لے کر بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ بادشاہ نے پھولوں کو ہاتھ میں لے کر سونگھا۔

اور کہا۔

"بڑی پیاری خوشبو ہے ان پھولوں کی تم ٹھیک کہتے تھے گنڈاپ۔ ہماری طبیعت یہاں سیر کرنے سے بڑی خوش ہوئی ہے۔ چلو اب واپس چلتے ہیں درباری ہمارا انتظار کرتے ہوں گے"

"جو حکم حضور انور"

گنڈاپ اور کیا کہہ سکتا تھا۔ بادشاہ اٹھا اور واپس چل پڑا۔ گنڈاپ پریشانی کی حالت میں اس کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا۔ وہ مجبوراً بادشاہ کے دل کو خوش کرنے والی باتیں کر رہا تھا۔ ورنہ اس کا دل اس قدر پریشان تھا کہ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اس کی طاقت کیسے ختم ہو گئی۔ اب صرف تھیو سانگ کی طاقت کو آزمانا باقی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

رہ گیا تھا۔ بادشاہ جنگل کے درختوں کے نیچے سے گذر رہا تھا۔ گنڈاپ اس کے ساتھ ساتھ تھا۔ تھیوسانگ کی طاقت آزمانے کے لئے وہ بادشاہ کو اپنی انگلی سے چھُونا چاہتا تھا۔ مگر ایسا نہیں کر سکتا تھا۔ یہ گستاخی سمجھی جاتی اور بادشاہ کو شک بھی پڑ سکتا تھا۔ مگر وہ اس آخری طاقت کو ثبوت جلد آزمانا چاہتا تھا۔ اچانک گنڈاپ نے ایک درخت کے ساتھ لٹکتی بیل پر نیلے رنگ کا ایک پھول دیکھا اور بولا۔

"حضور! اجازت دیجئے کہ میں وہ نیلا پھول لا کر آپ کی خدمت میں پیش کروں"

بادشاہ رُک گیا۔ اور مسکرا کر بولا۔

"گنڈاپ!

آج تم پھولوں کے لئے بہت پریشان ہو رہے ہو۔ جاؤ اگر تمہیں یہی پسند ہے تو ہمارے لئے وہ پھول لے آؤ"

گنڈاپ شکریہ ادا کرتے ہوئے درخت کی طرف دوڑا۔ اس نے درخت کے ساتھ ہی ایک بہت بڑے پتھر کو دیکھ لیا تھا وہ اصل میں اس پتھر کو تھیوسانگ

کی طاقت سے چھوٹا کر کے آزمانا چاہتا تھا درخت کے پاس آ کر وہ پھول توڑنے کے بہانے جھک گیا۔ نیچے جھکتے ہی گنڈاپ نے تھیوسانگ کا تصور کیا اور اس کی طاقت کو ذہن میں لا کر پتھر کو اپنی سیدھی انگلی لگا دی۔

مگر پتھر چھوٹا نہ ہُوا۔ دوسری اور تیسری بار انگلی لگانے پر بھی پتھر بڑے کا بڑا ہی رہا۔

گنڈاپ کا رنگ اڑ گیا۔ کہ اس کی طاقت کسی وجہ سے اس سے چھین لی گئی ہے۔ اس نے پھول توڑا۔ بادشاہ کو پیش کیا اور خاموشی سے چلنے لگا

بادشاہ نے تعجب سے پُوچھا۔

"کیا بات ہے گنڈاپ!

تم اچانک چپ کیوں ہو گئے ہو؟

گنڈاپ نے زبردستی مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں حضور انور میں چُپ تو نہیں تھا

بس آپ کی صحت یابی پر دِل میں

خوش ہو رہا تھا"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

گنڈاپ سخت گھبراہٹ کے عالم میں بادشاہ کو شاہی محل میں چھوڑ کر واپس اپنے محل والے کمرے میں آگیا۔ دروازہ بند کر لیا اور ایک بار پھر اس نے عنبر ناگ مارا۔ جولی سانگ اور تھیو سانگ کی طاقتوں کو آزمانے کا فیصلہ کیا اس نے باری باری ایک بار پھر سب طاقتوں سے کام لینا چاہا۔ مگر وہ ناکام رہا۔ اسے کوئی کامیابی نہ ہوئی۔

گنڈاپ سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔ اُسے سب سے زیادہ پریشانی اس بات کی تھی۔ کہ پرسوں منگل کی رات آ رہی تھی۔ اس رات اگر اس نے کسی تازہ لڑکے کا سانس نہ پیا تو وہ دوبارا لاش بن جائے گا۔ اور اس کی ساری امیدوں پر پانی پھر جائے گا۔ اس نے فیصلہ کر لیا کہ وہ اپنی طاقت ختم ہو جانے پر بھی شاہی محل میں ہی رہے گا۔ اور شہزادی نیلو فر سے شادی کر کے تخت پر قبضہ کرنے کی کوشش کرے گا۔

گنڈاپ کو اس بات کی بڑی تسلی تھی۔ کہ کم از کم شہزادی نیلو فر اس سے شادی کرنے پر تیار ہو چکی تھی

اس نے یہ بھی سوچ لیا کہ ہر منگل کی رات کو چھپ کر بھیس بدل کر کسی نہ کسی طرح کوئی لڑکا اٹھا کر لے آیا کرے گا۔ تاکہ کم از کم انسانی صورت میں زندہ رہے۔ محل کے اندر رہے اور تخت پر قبضہ کر لے۔

رات کو شہزادی نیلو فر نے اس کے پاس آنے کا وعدہ کیا تھا۔ مگر شہزادی نہ آئی گنڈاپ کو یہ الگ پریشانی لگ گئی۔ وہ ساری رات شہزادی کا انتظار کرتا رہا۔

دوسرے دن اس نے شہزادی کو باغ میں ٹہلتے دیکھا تو اس کے پاس جا کر ادب سے سلام کیا۔ اور رات کو نہ آنے کی وجہ دریافت کی۔

دریاب نے شہزادی کو سمجھا دیا تھا کہ ابھی وہ گنڈاپ کو اپنا دشمن نہ بنائے اور کسی نہ کسی طرح اُسے ٹالتی رہے۔

شہزادی نے کہا۔

"گنڈاپ! رات میری طبیعت ٹھیک نہیں تھی میں نے بہت چاہا مگر نہ آ سکی۔ تم دو،

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ایک دن ٹھہر جاؤ جب طبیعت ٹھیک ہو جائے گی۔ تو میں ضرور آؤں گی"

اتنا کہہ کر اس سے پہلے کہ گنڈاپ کوئی بات کرتا شہزادی اسے خدا حافظ کہہ کر محل کی طرف چل دی گنڈاپ کو اب بھی شک نہ ہوا کہ شہزادی اس کے ساتھ مذاق کر رہی ہے۔ وہ تو شہزادی کی محبت میں بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ تخت و تاج حاصل کرنے کے لالچ میں اندھا ہو رہا تھا اپنی طاقتیں ختم ہو جانے کے بعد وہ سمجھتا تھا کہ اب اس کے لئے ایران کے تخت پر شہزادی نیلوفر کے ذریعے قبضہ کرنا ضروری ہو گیا ہے وہ شہزادی کی طرف سے مطمئن تھا کہ وہ اب اس کے ہاتھ سے کہیں نہیں جا سکتی۔

اب اس نے یہ سوچنا شروع کر دیا کہ اس کی طاقتیں کہاں غائب ہو گئی ہیں۔ اسی روز گنڈاپ نے اپنے نیلے سانپ کو بلایا۔

اور اس کو حکم دیا۔

" فوراً گندھارا شہر کے مینار والے مقبرے میں جا کر پتہ کرو کہ عنبر ناگ ماریا کیٹی

جولی سانگ اور تھیو سانگ کی لاشیں تابوت میں ہی ہیں کہ وہاں سے چلی گئی ہیں!"

نیلا سانپ فوراً غائب ہو گیا وہ ہوا میں بجلی کی چمک کی طرح اڑتا ہوا سیدھا گندھارا شہر کے باہر مینار والے مقبرے کے تہہ خانے میں پہنچا۔ وہاں دوسرے نیلے سانپ پہرہ دے رہے تھے۔ گنڈاپ کے خاص نیلے سانپ نے انہیں گنڈاپ کا حکم سنایا اور کہا۔

" فوراً تابوتوں کے اندر جا کر پتہ کرو کہ ناگ عنبر ماریا جولی سانگ کیٹی اور تھیو سانگ کی لاشیں اندر ہی ہیں یا غائب ہو چکی ہیں"؟

اسی وقت ایک نیلا سانپ رینگتا ہوا تابوتوں کی طرف بڑھا۔ اس نے ایک ایک کر کے ہر تابوت کے اندر جا کر دیکھا اور باہر آ کر بولا۔

" عظیم گنڈاپ کو ہمارا سلام کہنا اور بتانا کہ ناگ عنبر ماریا اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں تابوتوں کے اندر اسی طرح موجود ہیں جس طرح وہ انہیں چھوڑ گیا تھا"

میں کر کے اس سے جتنی جلدی ہو سکے شادی کر لی جائے۔ اور ایران کے تخت پر قبضہ کرنے کی راہ ہموار کی جائے۔

اسی روز دن کے وقت درباب بھی اپنے بزرگ استاد کے پاس وعدے کے مطابق پہنچ گیا تھا بزرگ استاد نے ایک بار پھر زائچہ کھول کر دیکھا اور کہا۔

"درباب! گنڈاپ کا زائچہ بتا رہا ہے کہ وہ پریشان ہے۔ ضرور اس پر اپنی طاقتوں کے ختم ہو جانے کا راز کھل چکا ہے۔ اس زائچے میں وہ بے حد پریشان اور مایوس ہے۔

درباب نے کہا۔

"پھر بھی ہم خود اس کی طاقت کو بے اثر دیکھنا چاہتے ہیں"

اس پر بزرگ استاد نے کچھ سوچ کر کہا

"تو پھر تم ایسا کرو کہ شہزادی سے کہو وہ کل رات گنڈاپ کے پاس جا کر کہے کہ......"

اس کے بعد بزرگ استاد نے درباب کو وہ خاص ترکیب بتائی جس پر شہزادی نیلو فر نے عمل کرنا تھا درباب نے واپس آکر شہزادی کو وہ ترکیب بتا دی

نیلا سانپ یہ پیغام لے کر غائب ہو گیا چند لمحوں کے بعد وہ گنڈاپ کے روبرو کنڈلی مارے بیٹھا تھا اور کہہ رہا تھا۔

"عظیم گنڈاپ! ناگ عنبر ماریا اور اس کے ساتھیوں کی ساری لاشیں تہہ خانے کے تابوت میں بند پڑی ہیں۔ وہ وہاں سے کہیں نہیں گئیں اور نیلے سانپ زبردست پہرہ دے رہے ہیں

گنڈاپ کو یہ سن کر تسلی ہوئی۔ وہ سمجھ گیا کہ یہاں کسی نے اس پر یا تو کوئی طلسم کر دیا ہے یا اس سے کوئی بھول چوک ہو گئی ہے۔ جس کے نتیجے میں اس کی طاقتیں ضائع نہیں بلکہ کچھ وقت کے لیے بے اثر ہو گئی ہیں۔ گنڈاپ نے فیصلہ کیا کہ وہ رات کو ایک خاص طلسم کر کے اپنی طاقتیں بحال کرنے کی کوشش کرے گا۔ ساری رات وہ منتروں کا جاپ کرتا رہا صبح اس نے اپنی طاقتوں کو ایک ایک کر کے آزمایا مگر اس کی ایک بھی طاقت واپس نہیں آئی۔

گنڈاپ سخت مایوس ہوا۔ لیکن وہ اسی نتیجے پر پہنچا کہ ان طاقتوں کے واپس آنے کا کچھ دن انتظار کیا جائے اور اس دوران میں نیلو فر شہزادی کو اپنے قابو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تیسری رات شہزادی نیلوفر سیاہ لبادہ اوڑھ کر گنڈاپ کے کمرے میں پہنچ گئی گنڈاپ شہزادی کو دیکھ کر بے حد خوش ہوا۔ اس نے شہزادی کی بہت آؤ بھگت کی۔ پھر اصرار کیا کہ وہ اس سے جلد از جلد شادی کرنا چاہتا ہے۔ شہزادی نیلوفر نے اُداس ہو کر کہا۔

"گنڈاپ! ہماری شادی میں ایک بہت بڑی رکاوٹ ہے"

گنڈاپ نے پریشان ہو کر پوچھا۔

"وہ کون سی رکاوٹ ہے شہزادی صاحبہ"؟

شہزادی نے کہا "جب میں چھوٹی سی تھی تو ایک فقیر ہمارے محل میں آیا تھا اس نے میرا ہاتھ دیکھ کر میری امی اور بادشاہ سے کہا تھا کہ اپنی بچی کی شادی کسی ایسے آدمی سے کرنا جس میں غائب ہو جانے اور سانپ بن جانے کی طاقت موجود ہو فقیر نے یہ بھی بتایا تھا۔ کہ اگر تم لوگوں نے کسی دوسرے آدمی سے شہزادی کی شادی کر دی تو وہ مر جائے گی اور بادشاہ اور ملکہ بھی ساتھ ہی مر جائیں گے۔ گنڈاپ یہی وجہ ہے کہ میری شادی تمہارے ساتھ کبھی نہیں

ہو سکتی کیونکہ کسی انسان میں یہ طاقت نہیں ہے کہ وہ غائب ہو جائے یا سانپ بن جائے"

یہ کہہ کر شہزادی نیلوفر جھوٹ موٹ آنسو بہانے لگی۔ ساتھ ہی بولی۔

"بس اس لئے کبھی کبھی پریشان ہو جاتی تھی پہلے میرا خیال تھا کہ میں تم سے بیاہ کر لوں گی۔ مگر رات وہی فقیر میرے خواب میں آیا اور کہنے لگا کہ اگر تم نے کسی ایسے آدمی سے شادی کی جس میں یہ دو طاقتیں نہ ہوئیں تو تم اور تمہاری ماں اور باپ اسی دن مر جائیں گے اب تم ہی بتاؤ کہ میں کیا کروں؟ تم سے کیسے شادی کروں۔

اور شہزادی نیلوفر نے رونا شروع کر دیا گنڈاپ اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ شہزادی کو کیا کہے کیا نہ کہے۔ اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا وہ اٹھ کر بے چینی سے ٹہلنے لگا۔

○

آگے کیا ہوا جاننے کے لیے
قسط نمبر ۱۰۲ "گنڈاپ کون تھا" پڑھیے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر ناگ ماریا کیٹی اور خلا میں

اے حمید

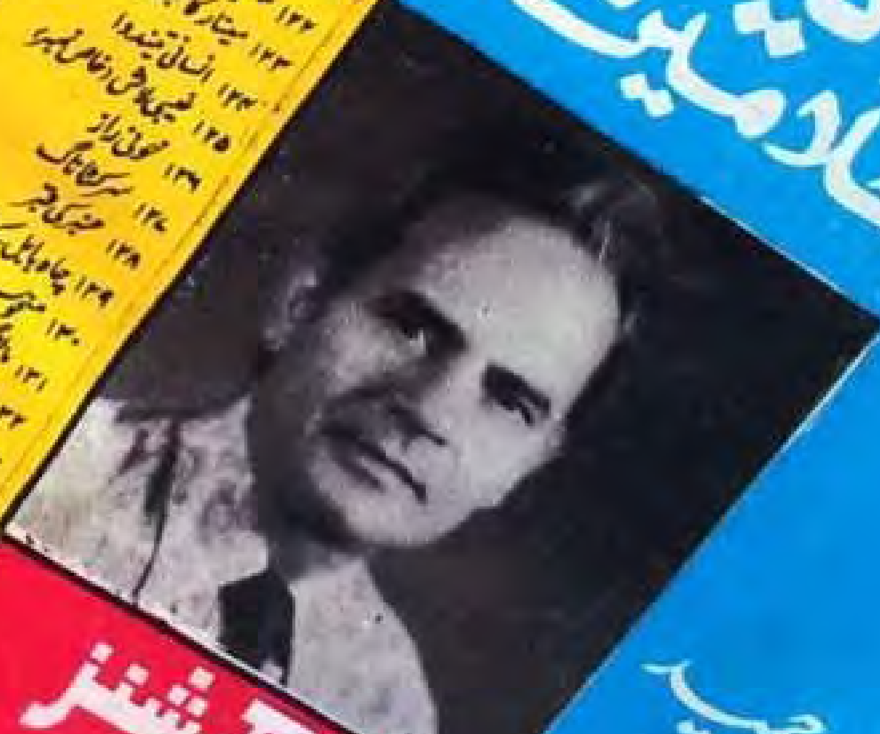

عنبر پبلیکیشنز
شاہ عالم مارکیٹ۔ لاہور-۸